رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

انہ اوی القریہ

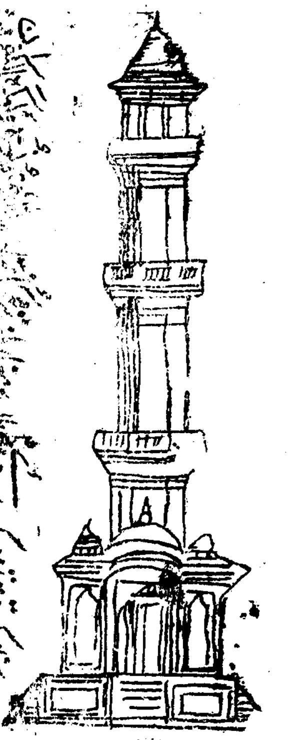
الحکم

چہ گویم یا نو گرآئی چہاد رقادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ؎ (۲) خواص و حاوینین سے ؎۱۰ (۳) ہندوستان سے باہر ؎۶ (۴) غیر مذاہب والوں سے ؎۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ؎۲



فہرست مضامین

نمبر ۴۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۲۴ھ | جلد ۱۰

تازہ الہامات و رؤیاء

۴ دسمبر ۱۹۰۶ء ۔ یکرمک اللّٰہ اکراما عجیبا ۔
ترجمہ ۔ خدا عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کرے گا ۔
پھر مجھے ایک مہر دی گئی جو میری ہے اُس میں لکھا ہے ۔

الیس اللّٰہ بکاف عبدہ

ترجمہ ۔ کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہیں ۔
پھر الہام ہوا

الیس اللّٰہ بکاف عبدہ

ترجمہ ۔ کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہیں ۔
پھر الہام ہوا ۔

مُبارکباد

اطلاع

اس دقت کو محسوس کرکے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہے ۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے ۔ خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو ۔ یا زکوٰۃ کا روپیہ یا مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیّت کا روپیہ یا آمدنی کا دسواں حصّہ یا عید فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ یا میگزین کا روپیہ غرضکہ سوائے لنگرخانہ کے روپیہ کے جو حضرت اقدس کے نام براہ راست آنا چاہیئے ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے ۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کیساتھ شامل کرکے بھیجا ہو تو خیال ہوگا کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہی بھیجدیں اور محاسب اسے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیگا ۔

مگر اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیئے کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو اور نیز مفصل ہدایت ہو کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کیطرف سے کس کس مد کا ہے میگزین کی قیمت ہے یا اعانت میگزین یعنے اشاعت اسلام کا روپیہ ہے مدرسہ کا روپیہ یا عید فنڈ کا روپیہ ہے یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیّت کا روپیہ ہے یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے یا کسی جائیداد کی قیمت ہے جو رسالہ الوصیۃ کے ماتحت انجمن کو دی گئی ہے یا کسی مکان کا کرایہ ہے یا زمین کا محاصل ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں ہے ۔ ......

غرضکہ پوری تفصیل کیساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے جس سے محاسب کو کسی قسم کی غلطی نہ لگے ۔

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دیجاویں گی اور ہر ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار میں شایع ہوتی رہینگی جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے اُسے ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی مرسلہ رقم کی تحقیق کرے ایسا ہی اگر مطبوعہ رسید میں کسی قسم کی غلطی ہو یا کسی نام کا اندراج نہ ہو تو بھیجنے والے کا فرض ہوگا کہ فی الفور خط و کتابت کرے ۔

المشتہر خاکسار **محمد علی** سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

نوٹ ۔ اس امر کا یاد رکھنا از بس ضروری ہے کہ رسالہ الوصیّت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے ۔ شرط اوّل مقبرہ بہشتی کی یہ ہے کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کی زمین اور باغ اور دیگر لوازم کی طیاری کیلئے دینا ہوگا ۔ سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے ۔ دوسری شرط وصیّت کی یہ ہے کہ وصیّت کرے یا جائیداد کی قیمت کرکے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ دے سو اسکو الگ سمجھنا چاہیئے کیونکہ ان دونوں شرطوں کا الگ الگ پورا ہونا ضروری ہے ۔

سالانہ جلسہ پر آنیوالے احباب غور سے پڑھیں

سالانہ جلسہ کی تقریب آرہی ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ ابھی سے ہم طیاری کریں ۔ قادیان کی مقامی جماعت اپنے باہر سے آنیوالے بھائیوں کی خدمت احسان کیلئے ممکن اور ضروری آسایش کا سامان بہم پہنچانے کی فکر کر رہی ہے ۔

اس وقت چند ضروری امور میں بحیثیت سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان اپنے بیرونی احباب کی خدمت میں پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔ (۱) تمام شہروں کی جماعتیں اس امر کا التزام کریں کہ حتی الوسع ہر شہر کی جماعت کے آنیوالے احباب کی تعداد سے مجھے اطلاع دیں اور اگر آنیوالے احباب کیساتھ مستورات بھی ہوں تو اس امر کی صراحت کیجاوے کہ اسقدر احباب اپنے بال بچوں سمیت آئینگے تاکہ اُن کے اترنے کیلئے مناسب انتظام کیا جاوے ۔ (نوٹ) چونکہ آنیوالوں کی کثرت ہوگی اس لئے بہتر ہے کہ مستورات ساتھ نہ آویں کیونکہ ایسے موقعہ پر مکانوں کا ملنا مشکل ہوگا ۔ (۲) چونکہ سردی کا موسم ہے اور یہاں ہم اسقدر انتظام نہیں کر سکتے کہ رضائیاں اور بسترے بہم پہنچائیں ۔ اس لئے ہر بھائی اپنا بستر اور رضائی اپنے ساتھ لائے اور اس امر کو ضروری سمجھ لے ۔ (۳) جہاں کوئی باقاعدہ جماعت نہیں ہے وہاں سے جو لوگ آنیوالے ہوں وہ بھی بذریعہ خط اطلاع دیدیں ۔ ایسی اطلاعوں سے مہمانوں کی تعداد اور اُن کے حسب حال قیام کی جگہ کا انتظام کرنے میں سہولت ہوگی ۔ (۴) جس جگہ سے کثیر تعداد احباب کی آنیوالی ہو ۔ وہ ایک ایک معتبر آدمی اپنے آنے سے دو روز پہلے قادیان بھیجدیں جو اپنی مقامی جماعت کے متعلق انتظام میں ہمیں مدد دے ۔ (۵) سالانہ جلسہ کے اخراجات

شاہ آباد ضلع ہردوئی کی دو مراسلتیں

ذیل میں مولوی حکیم انوار حسین خان صاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی کی دو مراسلتیں درج کی جاتی ہیں جن میں پہلی وہاں کی انجمن اسلامیہ کے نام ایک یادداشت ہے اور دوسرا ایک خط ہے جو انہوں نے بنام ایڈیٹر کے نام خاکسار ایڈیٹر کے اس مضمون پر لکھا ہے جو اس نے اپنے بھائی ایڈیٹر وطن کی حمایت کو فرض سمجھ کر میں لکھا تھا۔

انجمن اسلامیہ کے نام جو یادداشت ہے وہ قابل غور ہے اور صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ کو اسپر خصوصاً نوٹس لینا چاہئیے کہ جو لوگ ایسے شخص پر جو حرمت جہاد کا قایل ہو کفر کا فتویٰ حاصل کرنے کی سعی کرتے ہیں اُن کے اپنے خیالات کس قسم کے ہیں اور وہ گورنمنٹ انگلشیہ سے متعلق کیسے جذبات رکھتے ہونگے — ایڈیٹر

یادداشت بنام انجمن اسلامیہ شاہ آباد

چونکہ میں نے متعدد یادداشتیں اس سے قبل انجمن کو بابت بد انتظامی مدرسہ رفاہ المسلمین مختلف اوقات میں دی ہیں۔ اگرچہ اُن کا جواب مجھکو نہیں دیا گیا مگر اُنپر خیال کیا گیا اور اب فی الجملہ حالت مدرسہ کی قابل اطمینان ہوگئی ہے اس وجہ سے میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے عملی جواب پالیا۔ جو میری علت غائی تھی مگر افسوس ہے کہ ایک استفتاء میں نے جو بابت دربارہ اعتقاد جہاد تسیفی کے پیش کیا تھا کہ آیا قرآن شریف یا حدیث میں اس کا پتہ ہے۔ اور آیا انجمن اسلامیہ شاہ آباد کے ممبران مجھکو بتلا سکتے ہیں کہ کیا اس کا جواز قرآن شریف و حدیث سے ہے کہ بغیر ثبوت کے کسی کو دین کے واسطے مجبور کیا جاوے اور قتل کیا جاوے پیش کیا اُس عبارت کا ماحصل اگر کوئی شخص انصاف پسند ہوتا تو یہ نکال سکتا تھا کہ اولاً خود غور کرتا اور اگر خود اس قدر لیاقت نہ تھی تو علماء سے اس کی بابت جواب لیتا کہ قرآن و حدیث سے اس کا ثبوت دیں اگر قرآن سے اس کا ثبوت نہوتا تو ایسے عقاید فاسدہ سے جو منافقانہ اور باغیانہ ہیں اور موذی الی الفساد ہیں اور عملداری اور حکومت کے بھی خلاف ہے اور قرآن و حدیث میں بھی بنہ نہیں ہے۔ پس ایسی حالت میں ایسے خیالات مفسدانہ کو نکال کر عملداری انگریزی سلطنت برطانیہ کو غنیمت جاننا چاہئیے کہ کسی مذہب میں در انداز نہیں۔ اپنا کام اسلامی ادا مرد تو ہی بخوف و خطر سرگرمی سے کرتے۔ میری علت غائی تو صرف یہی تھی اور اسی وجہ سے میں نے صرف انجمن اسلامیہ شاہ آباد کو مخاطب کیا تھا اور اُس کو عام نہیں کیا۔ اور میرا یہ منشا تھا صرف تنبیہ کرنا مقصود تھا۔ مگر افسوس کہ نتیجہ اُس کے برعکس بوجہ میرے عناد کے نکالا گیا۔ اور سکرٹری صاحب انجمن کی دانائی نے اُس کو ایک عقدہ لاینحل بنا دیا۔ چنانچہ میں نے سُنا ہے اور ایک کاغذ مطبوعہ دیکھا بھی تھا جو سکرٹری انجمن اسلامیہ شاہ آباد کی طرف سے ہے جن کا نام نامی شیخ فیاض علی صاحب ہے۔ اور انھیں کے نام سے چھپایا گیا ہے اور اصل رائے میں اراکین انجمن کی بھی شرکت نہیں۔ اور نہ کسی کمیٹی سے یہ بات قرار پائی تھی ہردوی میں پیش کیا۔ اور اُس میں بجائے جواب طلب کرنے کے اور ایک استفتاء قایم کیا گیا جس کا ماحصل یہ تھا کہ جو مخالفت جہاد کا اقراری ہو کہ لڑائی دین کے پھیلانے کے واسطے اجازت قرآن و حدیث سے نہیں۔ تو ایسے شخص کے متعلق کام جامع مسجد کا رکھا جانا ٹھیک ہے یا نہیں۔ جسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو جہاد کو بمقابلہ نصاریٰ کے فرض جانتا ہے اور باغیانہ خیالات دل میں پوشیدہ رکھتا ہو وہ اگر نماز نہ پڑھے اور سب کچھ ناجائز کام کرے مگر وہ مومن اور بہت بڑا مسلمان ہے اور وہی اس قابل کہ اُس کے متعلق کام جامع مسجد کا سپرد کیا جاوے اور جو ناجائز جانتا ہے وہ کافر ہے اگرچہ نماز پڑھے روزہ رکھے تمام ایمانی احکامات کا اقرار کرے وغیرہ وغیرہ مگر اُس کا جامع مسجد میں آنا یا کام کرنیکا تعلق ہونا سخت گناہ ہے۔ اور بموجب احکامات شرعیہ علماء موجودہ مخالفین کے واجب القتل ہے کیا خوب۔ بھلا استفتی صاحب یہ تو فرماویں کہ اس استفتاء سے اور میرے استفتاء سے کیا مناسبت اور مصداق سوال از زمین و جواب از آسمان ہے یا نہیں۔ چنانچہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی جگہ پر قرآن شریف میں اس طرح خونی بننے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ تم پیشقدمی مت کرو اگر کوئی دوسرا تمھارے قتل کیواسطے کھڑا ہو تو اُس سے لڑو [illegible] المعنی کین الخ سے یہ صاف ظاہر ہے۔ پس اس حالت میں جہاد کو کیوں بدنام کیا جاتا ہے عقلاً و قانوناً بھی حفاظت خود اختیاری اور دفاعی جائز نہیں بلکہ ضرور ہے میری اس تحریر پر سکرٹری صاحب نے ایک بہت بڑا طومار پیدا کر دیا اور میں نے سنا ہے کہ فتویٰ کفر کا بھی حاصل کیا ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ یہ شخص واجب القتل ہے میں گمان کرتا ہوں کہ سکرٹری صاحب میاں شیخ فیاض علی صاحب ایسے چند کافروں کو قتل کرکے بہت بڑا ثواب حاصل کرینگے اور انجمن اسلامیہ شاہ آباد کو بھی بہت نیکنام فرماوینگے چونکہ انجمن میں سکرٹری صاحب اور نیز بعض دیگر ممبران جا بجا میں سے میرے نقصان جانی و مالی کے خواہاں ہیں۔ اور میں نہ پہلے شریک انجمن ہوتا تھا اور نہ اب ہو سکتا ہوں۔ اور میرا نام ممبری انجمن میں ہے۔ لہذا میرا نام فہرست ممبری سے نکالدیا جاوے تاکہ اُن تمام بے اعتدالیوں کی ذمہ داری جو بغیر میرے نام کے ہوگی ذمہ دار انجمن ہے میں ایسے باغیانہ خیالات میں شریک نہیں ہو سکتا فقط۔

العارض انوار حسین خان احمدی

مینے اخبار مورخہ ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء جو اسی وقت مجھکو ملا ہے دیکھا۔ خصوصاً ابتدائی سطر کو جس کی پیشانی۔ ایک بیجا الزام تھی بنظر غور ملاحظہ کیا۔ اور الحکم کو بھی بنظر امعان معائنہ کرنا پڑا۔ میرے نزدیک ایڈیٹر وطن کسی طرح اُس الزام سے جس کو الحکم نے لگایا ہے بری نہیں۔ خواہ اُس کے ہمخیال معاند الحکم کتنے ہی حیلہ حوالے پیدا کریں اور کیسے ہی ایڈیٹر الحکم پر اولٹا الزام سخت متعصب و تنگ خیال مسلمان کا لگاویں۔ اگر ایڈیٹر مذکور سے مسامحت ہوئی تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر دیدہ دانستہ یا کسی غرض مشترک کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو ضرور وہ اس الزام کو اُٹھا ہی نہیں سکتا مجھکو خیال پڑتا ہے کہ میری نظر سے بھی اخبار وطن کے کسی کالم میں جبکہ میں اخبار وطن کا خریدار تھا۔ دو ایک مرتبہ اشتہار بابت کسی کتاب انگریزی کے نظر سے گذرا ہے۔ تفصیلی حالت یاد نہیں رہی جہانتک میرا حافظہ کام دے سکتا ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ اُس کتاب انگریزی کا اشتہار ایسے پیرایہ میں تھا۔ یا اُس کی عبارت سے ہی مترشح ہوتا تھا کہ وہ کتاب یا کتب اسلام کے واسطے نہایت مفید ہیں جسکے معنے میں بھی یہ سمجھا کہ وہ کتاب یا کتابیں مصداق والفضل ما شہدت بہ الاعداء کی ہیں۔ یعنی اُس میں تصدیق اسلام یا خوبیاں اسلام کی بیان کی گئی ہیں اگر لائق ایڈیٹر وطن یہ تحریر کر دیتا یا اس قسم کی ہدایت ہوتی جس سے یہ استنباط ہوتا کہ اُن کتابوں میں اسلام کی مخالفت کی گئی ہے اور اُن میں بہت سے پیچ در پیچ واقعات سے عمارت اسلام کے واسطے سرنگیں لگائی گئی ہیں تو بے شک ایڈیٹر وطن مستحق حسن ظن کا اور لائق خطاب لیڈر قوم کے ہونے کا تھا۔ ورنہ اُس کی عبارت اغلوطات سے خالی نہیں۔ میں نے پہلے ہی اُن اشتہاروں کو سرسری نظر سے دیکھا تھا۔ اور میں خود بھی اُس اشتہار کے اس طرح سازی کی وجہ سے ایک کتاب انگریزی منگوانے کو بھی تھا۔ مگر صرف اس خیال سے کہ کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ کو زیادہ قیمت کی کتاب منگوائی جاوے اور نیز اشتہاروں کی بے اعتباری بھی اس کا سدباب ہوئی جس کی وجہ سے میں اُس نقصان سے خدا کے فضل سے محفوظ رہا۔ ہاں البتہ اس میں شک نہیں کہ اُن کتابوں کی زہریلی حالت سے ہمکو ریویو نے ضرور آگاہ کیا ہے جس کی بابت ہمکو ریویو کا شکرگذار ہونا چاہئیے۔ چنانچہ پہلے میں بھی بوجہ اثر تعلیم ندوہ کے ایسے خیالات کا تھا کہ کوئی کتاب مذہب غیر کی نہ دیکھی جاوے مگر اب میں مخالف کتاب کو بھی ضرور دیکھتا ہوں اور اُس سے فایدہ بھی اٹھاتا ہوں مگر یہ سب اسی حالت میں ہوا جبکہ ہمکو ریویو ایسے مخبر نے انگریزی کتب کی بابت یہ خبر دیدی کہ اس میں سرنگیں ہیں اور یہ سرنگ ہے۔ جب ہم اس کی تہ کو پہنچ گئے تو ہم کو اُس نقصان سے محفوظ و معصوم ہونے کی وجہ سے ایکی (ریویو کی) شکرگذار ہونا پڑتا ہے اور اب ہم خود آپ بھی توجہ متنبہ ہو جاتے ہیں اُن سرنگوں کی ٹٹول اور جانچ اپنی عقل خداداد سے بھی کر لیتے ہیں۔ اگر اسی طرح پر لائق ایڈیٹر وطن نے بھی کہا ہوتا تو ہم کو اُس کی بھی شکرگذاری کرنا پڑتی مگر اس حالت میں تو بجائے شکرگذاری کے نفرت کرنا چاہئیے کہ ہمکو سخت مہلک زہریلی چیز کی تعریف ایسے لہجہ میں کی یا ایک زہریلے مادہ کو ایسے پیرایہ میں بتلایا کہ ہم شہد سمجھیں اور تباہ اگر نہوئے تو احتمال تباہی ضرور تھا۔ میں بھی اس سے پہلے ایڈیٹر وطن کو بھی خواہ اسلام خیال کرتا تھا مگر اب وہ خیال ہباءً منثوراً ہو گیا۔ میں اس تحریر سے البتہ موافق ہوں کہ جواز سود [illegible] سب سے پہلے [illegible] اب چونکہ یہ معاملہ تمام ہو گیا ہے لہذا [illegible] میں عرصہ تک سلسلہ [illegible]

ملفوظات میں سے کچھ

الصلح خیر

۲۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو قبل دوپہر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور دو بھائیوں کے کسی باہمی نزاع کا ذکر خواجہ صاحب نے کیا۔ یہ امر انسانی فطرت کے خلاف نہیں کہ باہم نزاع نہ ہو حقیقی بھائیوں میں بھی ہو جاتا ہے اور انسانی امزجہ کا اختلاف جو خدا تعالیٰ کی ہستی کا بین اور واضح ثبوت ہے اس امر کا مقتضی ہے کہ اختلاف رائے اور اختلاف خیال سے کبھی نزاع بھی پیدا ہو مگر وہ نزاع قابل ذکر یا قابل لحاظ نہیں ہوا کرتا جہاں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر کے اپنے نزاع کو چھوڑ دیا جاوے۔

بہرحال دو بھائیوں کے نزاع کا ذکر تھا اور خواہش یہ کی گئی کہ حضور ارشاد فرماویں کہ ان میں سے کسی کو بھی کوئی شکایت باقی نہ رہے گی۔ اس پر حضور نے عام طور پر فرمایا

میں صلح کو پسند کرتا ہوں۔ اور جب صلح ہو جاوے پھر اس امر کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہئے کہ اس نے کیا کہا یا کیا کیا تھا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجال اور کذاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو۔ تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آ سکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا ہاں خدا تعالیٰ کی عزت کو ہاتھ سے نہ دے۔

سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہئے۔ اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچیگا۔ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو ایک خدا تعالیٰ سے **ڈرو** دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے۔ نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنا لی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔

میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا تعلق کرنا بھی **ایک موت** ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے بلکہ میں تو اس کو پسند کرتا ہوں اگر کوئی سامنے بھی گالی دیدے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے۔

بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ نبی بعض اوقات سختی کرتے ہیں۔ وہ اس امر کو سمجھ نہیں سکتے ان کی سختی کا رنگ اور ہے اس میں کینہ ملا ہوا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے نفس کے لئے نہیں کرتے۔ اس میں کوئی ذاتی غرض ان کی مدنظر نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی عزت کے لئے اور اس کی اپنی اصلاح کے لئے۔

دیکھو ماں بچے کو بعض وقت ادب بھی دیتی ہے اور سخت مارتی ہے دوسرا دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ کیسی بے دردی سے مار رہی ہے مگر وہ اس سے ناواقف ہے کہ اس کی شفقت کا اندازہ کر سکے۔ اگر ماں کی محبت اور ہمدردی کی اسے خبر ہوتی تو وہ ایسا وہم نہ کرتا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر بچے کو ذرا بھی درد ہو تو ماں ساری رات بے قرار رہتی اور اس کی خدمت گذاری میں گذار دیتی ہے۔ دوسرا کون ہے جو اس شفقت اور ہمدردی کا اندازہ کر سکے۔ اسی طرح پر نبی کی سختی ہوتی ہے اس کے دل میں ایک **درد اور کوفت** ہوتی ہے خدا کی مخلوق کی اصلاح کے لئے وہ چاہتا ہے کہ خدا کے عذاب سے بچ جاوے۔ اگر استاد کسی **خادم** پر سختی کرتا ہے تو شفیق ماں کی طرح راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں بھی تو اسی کے لئے کرتا ہے۔ **غرض ماں باپ** اور **شفیق** استاد کی سختی، سختی نہیں وہ تو عین **رحمت** اور **شفقت** ہے۔

ایسا ہی **عادل** بادشاہ کی سختی بھی سختی نہیں **نادانی** سے لوگ اعتراض کر بیٹھتے ہیں اور شور مچاتے ہیں۔ عادل بادشاہ ہمیشہ اپنی رعایا کی بھلائی اور خیر خواہی چاہتا ہے۔

میں بار بار یہی کہوں گا کہ **نفس پرستی کی سختی** خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں ہے اس لئے اس قسم کے نزاعوں کو یکدم چھوڑنا چاہئے۔

اس مقام پر حضرت حجۃ اللہ پہنچے تھے ایک بھائی نے فوراً آگے ہی اپنے دوسرے بھائی سے السلام علیکم کہکر ہاتھ ملا لیا اور صلح کر لی جزاہم اللہ احسن الجزا

ایڈیٹر

یاد رکھو اگر ایک بھی راستباز ہوگا۔ وہ ہزاروں کو اپنی طرف کھینچ لائیگا اور راستباز وہ ہے جو اس کے اور اس کے نفس کے درمیان ہزاروں کوس کا فاصلہ ہو۔

مذہب کی جڑ یہی ہے **تقویٰ اور خداترسی** اور مذہب یہی ہے۔

دوکانداری کا نام دین نہیں ہے

حقیقی مسلمان کا یہ مقصد نہیں ہوا کرتا کہ اس کو خوابیں آتی رہیں بلکہ اس کا مقصد تو ہمیشہ یہ ہونا چاہئے کہ

اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے

اور جہاں تک اس کی طاقت اور ہمت میں ہے اس کو راضی کرنے کی سعی کرے اگرچہ یہ سچ ہے کہ یہ بات نرے مجاہدہ اور سعی سے نہیں ملتی بلکہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے **فضل اور** توفیق پر موقوف ہے مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ رحیم کریم ایسا ہے اگر کوئی اس کی طرف بالشت بھر آتا ہے تو وہ ہاتھ بھر آتا ہے اور اگر کوئی معمولی رفتار سے اس کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ غرض مومن کبھی ان باتوں کو اپنی زندگی کا آخری مقصد تجویز نہیں کرتا کہ اسے خواب آتے رہیں یا کشوف ہوں یا الہامات ہوں۔ وہ تو ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے اور اس کے ساتھ موافقت تامہ ایسی ہو کہ یہ خدا سے راضی ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ کی مقادیر اور قضا سے راضی ہو جانا بھی سہل امر نہیں یہ ایک مشکل اور تنگ راہ ہے ہر ایک اس سے گذر نہیں سکتا پس جب انسان ان اغراض کو مدنظر رکھیگا کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے اور وہ خدا تعالیٰ سے راضی ہو جاوے۔ اور **متقی** اور مخلص **مومن** ہو کر اعمال صالحہ بجا لاوے تو ایسے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو معاملات ہوا کرتے ہیں اور جو سنت اللہ اسکی جاری ہے وہ اس کے ساتھ بھی ضرور ہی ہوگی اس کی خواہش کی حاجت ہی کیا۔ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ۔

یعنی جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر انھوں نے سچی **استقامت** دکھائی یعنی ہر قسم کے مصائب اور **مشکلات عسر یسر** میں انھوں نے قدم آگے ہی بڑھایا اور ہر قسم کے امتحانوں میں وہ پاس ہو گئے تو پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے جو ان کو خوشخبریاں دیتے ہیں کہ ہم تمہارے **ولی** ہیں اس حیات دنیا میں تمہیں کوئی غم اور حزن نہ ہوگا۔

یا دوسری جگہ فرمایا اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور۔

یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہوتا ہے اور انہیں ہر قسم کی تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ جن کو اس بات کا **دھڑکہ** ہوتا ہے کہ انہیں کشف ہو اور بعض کشف **قبور تسخیر** وغیرہ بیہودہ باتوں کی طرف توجہ کرتے ہیں مگر اپنے **تجربہ** سے کہتا ہوں کہ یہ چیزیں کچھ بھی نہیں اصل بات یہی ہے کہ انسان کا **دل** خدا تعالیٰ کی **خالص محبت** سے اس طرح پر لبریز ہو جاوے جیسے کہ **عطر کا شیشہ بھرا ہوا ہو** اور خدا تعالیٰ اس سے **خوش ہو جاوے** یہ مراد اگر مل جاوے تو اس سے بڑھ کر اور **کوئی مراد نہیں** ہے۔ جب خدا تعالیٰ سے ایسا قرب اور تعلق ہو کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کا

تخت گاہ

ہو تو یہ ناممکن ہے کہ یہ اس کے **انوار و برکات** سے **متفیض** نہ ہو اور اس کا **کلام** نہ سنے اگر چاہتے ہو کہ اس کا کلام سنو تو اس کا **قرب** حاصل کرو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ اصل **مقصود** تمہارا یہ نہ ہو ورنہ میرا اپنا یہی مذہب ہے کہ یہ بھی **ایک قسم کا شرک ہوگا** (اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ سے کیسی **محبت** اور **اخلاص** حضور کا ہے اور توحید کے کس اعلیٰ مقام پر آپ کا قدم ہے ایڈیٹر)

کیونکہ خدا کی **رضا جوئی** اور اسکی **محبت** کی غرض اصل تو یہ ہوئی کہ الہام ہو یا **کشوف** ہوں اور پھر باریک طور پر اس کے ساتھ نفسانی غرض یہ ملی ہوئی ہوتی ہے کہ اس سے ہماری شہرت ہو لوگوں میں ہم ممتاز ہوں ہماری

طرف رجوع ہو۔ یہ باتیں صافی تعلقات میں ایک روک ہو جاتی ہیں اور اکثر اوقات شیطان ایسے وقت پر قابو پا لیتا ہے وہ باریک نفسانی غرض کو پا لیتا ہے پھر نفسانی خواہش بھی آنے لگتی ہیں۔ اور اس طرح پر آخر موقع پا کر شیطان ہلاک کر دیتا ہے۔

اس لئے نہایت **امن** کی راہ یہی ہے کہ انسان اپنی غرض کو صاف کرے اور خالصۃً رو بخدا ہو۔ اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو صاف کرے اور بڑھائے اور **وجہ اللہ** کی طرف دوڑے وہی اس کا مقصود اور محبوب ہو اور تقویٰ پر قدم رکھ کر اعمال صالحہ بجا لاوے۔ پھر سنت اللہ اپنا کام آپ کرے گی۔ اس کی نظر نتائج پر نہ ہو بلکہ نظر تو اسی ایک نقطہ پر ہو۔ اس حد تک پہنچنے کے لئے اگر یہ شرط ہو کہ وہاں پہنچ کر سب سے زیادہ سزا ملے گی تب بھی اسی کی طرف جاوے۔ یعنی کوئی ثواب یا عذاب اس کی طرف جانے کا اصل مقصد نہ ہو۔ محض خدا تعالیٰ ہی اصل مقصد ہو۔ جب **وفاداری** اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف آئیگا اور اس کا قرب حاصل ہوگا تو یہ وہ کچھ دیکھے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی کبھی نہ گذرا ہوگا۔ اور کشوف اور **خواب** تو کچھ چیز ہی نہ ہونگے۔ پس میں تو اس راہ پر چلانا چاہتا ہوں اور یہی اصل غرض ہے۔ اسی کو قرآن شریف میں **فلاح** کہا ہے۔ قد افلح من زکٰھا

(پرانی یادداشت سے)

آریہ سماج کے پنڈال سے ایک آواز

یعنے

ضرورت امام

ضرورت امام کے مضمون پر اخبار الحکم میں ایک مرتبہ ایک لمبا سلسلہ مضامین کا شایع کیا گیا تھا۔ اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ لیکن آج مجھے اس مضمون پر کچھ لکھنے کی ضرورت محض اس وجہ سے محسوس ہوئی کہ میں لاہور آریہ سماج کی اندرونی سماج کے حالات سالانہ جلسہ پر پڑھا ہوا لالہ منشی رام صاحب کے لیکچر کا خلاصہ پڑھ رہا تھا جو **پرکاش** نے ۲۷ نومبر کے اخبار میں چھاپا ہے اور وہ یوں شروع ہوتا ہے۔

اس وقت بھارت ورش میں عجیب ہلچل مچی ہوئی ہے دوسروں کو جانے دیجئے۔ بھارت نواسیوں ہی کی طرف دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ ان میں کتنے فرقے اور پارٹیاں بن رہی ہیں یہ پارٹی سپرٹ کیوں ہے؟ ذرا سے وچار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا جھگڑا صرف لیڈری کا ہے ہر شخص لیڈر بننے کی دھن میں سرمست ہے لیکن کیا یہ حالت صرف بھارت ورش تک ہی محدود ہے نہیں بلکہ سارے سنسار میں یہی حالت دیکھی جاتی ہے اس کا علاج کیا ہے؟ اس کا علاج انھوں نے برہمن گرنتھ کی ایک کتھا سنا کر یہ بتایا کہ جب تک سب لوگ ایک ورن مقرر نہیں کرتے جس کے پاس وہ اپنا سروسو جمع کر دیں اور اپنا ایک اندر مقرر نہیں کرتے جس کی لیڈری میں آپ اپنا سوویکار کریں تب تک یہ جھگڑے دور نہیں ہونے کا۔

یہ آواز ہے جو اسال لاہور آریہ سماج کے پنڈال سے نکلی ہے۔ اور اسی آواز نے مجھے اپنے سید و مولا امام کی صداقت پر ایک نیا ایمان پیدا کرنے کا موقع دیا ہے۔ مختلف مذاہب کے لیڈروں کے درمیان جو خوفناک جنگ گویہ حقیقت بجانے کی آجکل چھڑی ہوئی ہے کچھ شک نہیں کہ اسنے انڈیا کی سکون و امن کی زندگی میں ایک آگ لگا دی ہے جس سے ہر متنفس لعل در آتش ہو کر بے قرار ہو رہا ہے۔ نہ صرف مذہبی عالم میں یہ کشمکش اور خود روی ہے بلکہ سیاسی میدان میں بھی یہی گھوڑ دوڑ جاری ہے۔ بنگال کے دو پولیٹکل لیڈروں پال بابو اور سریندر بابو کے درمیان مقابلہ جس حد تک پہنچا وہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں پنجاب کے اسی میدان میں سیاسی پلیٹ فارم پر کام کرنے والوں کی جو حالت ہے وہ بھی ایک الم نشرح ہے۔

میں بہ حیثیت ایڈیٹر الحکم سیاسی امور میں چونکہ دلچسپی لینے کی کبھی ضرورت نہیں سمجھتا اور نہ ہمارے سلسلہ کے اغراض ایسے امور سے وابستہ ہیں بلکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غرض نوع انسانی کے نفوس کا تزکیہ اور طہارت ہے اور انھیں خود غرضی اور خود نمائی کے خاردار جنگلوں سے نکال کر اخوت اور انکساری کے خوشنما میدانوں میں لے جانا ہے اور ایسے ان منزلوں کو طے کرنا ہے جو اس کو انسانیت کے حقیقی اور واقعی شرف کے قابل بنا دیں۔ عبودیت اور الوہیت کے درمیان جو سچا رشتہ ہے اسے قائم کیا جاوے اس لئے ملکی معاملات پر رائے زنی کرنے کی بحیثیت اخبار الحکم کے ایڈیٹر کی حیثیت سے کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔

اس وقت اس سیاسی طبقہ کے لیڈروں کا ذکر بھی ضمناً کرنا پڑا۔

فی الحقیقت یہ بات بالکل سچ ہے کہ اس جنگ و جدال کی اصل وجہ اور علت یہی ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے خیال اور مذاق کے موافق ایک قوم اور گروہ کا لیڈر بننا چاہتا ہے۔ اور جب تک یہ خیال بصورت موجودہ قائم رہیگا صلح اور آشتی کا پھریرا لہراتا ہوا نظر نہیں آ سکتا۔ دنیا کی تاریخ بھی اسی نتیجہ پر پہنچاتی ہے کہ ان جھگڑوں کا قلع قمع ہمیشہ اسی صورت میں ہوا کرتا ہے کہ ایک زبردست طاقت کا انسان ہم پر حکمران ہو یہاں زبردست طاقت اور حکمرانی سے میری مراد روحانی طاقت اور روحانی حکومت ہے اس لئے کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ سیاسی معاملات میں ہمیں دخل دینے کی نہ کوئی حاجت اور نہ ضرورت ہے۔ سب سے پہلا کام جو ہمیں کرنا چاہئے اور جس کی از بس ضرورت محسوس ہو رہی ہے وہ اپنی ذاتی اصلاح اور تکمیل ہے جب تک ہم اس مقصد کو پورا نہیں کر لیتے سیاسی امور میں دخل دینا کمال نادانی اور غلطی ہے۔

اور اسی انسان کے حکم کے آگے ہمارے اپنے ارادے اور خواہشیں ہیچ اور بے حقیقت ہوں۔ وہی شخص جس کو لالہ منشی رام اندر کے نام سے پکارتے ہیں وہ ہماری اصطلاح میں

امام کہلاتا ہے

لالہ منشی رام صاحب ضرورت امام کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کی اس تقریر کے موافق جو بالکل درست ہے یہ روگ جو افراد انسانی میں آجکل لگ رہا ہے اور جس نے ہندوستان کی اخلاقی اور روحانی حالت کو بہت ہی کمزور کر دیا ہے اس وقت تک دور نہیں ہو سکتا جب تک کہ ایک **امام** کے آگے ہم سر تسلیم خم نہ کریں۔

لیکن

میں اس امر میں ان سے متفق نہیں ہو سکتا کہ ایسا **امام** ہم کو خود مقرر کرنا چاہئے۔ ممکن ہے اس حیلہ سے لالہ منشی رام مع اپنے ہم خیال زمرہ میں اپنی **امامت** اور لیڈری کے منصب کو منوانا چاہتے ہوں۔ مگر میں عام اصول پر گفتگو کر رہا ہوں۔ وہ شخص جو لوگوں کے مشورہ اور تائید سے امام یا خلیفہ مقرر ہو وہ آخر انسانی انتخاب اور انسانی تجویز کا نتیجہ ہے۔ اور مختلف انسانی طبائع اور خیالات اسے **امن و سلامتی** کا شہزادہ قرار دینے کی بجائے آگ اور جنگ کا ذریعہ قرار دیں اور وہ امن اور سکون نہ پھیل سکے جس کے لئے اسے اس منصب جلیل پر منتخب کیا گیا ہے۔ اس لئے کسی صورت اور حالت میں ایسا شخص انسانی تجاویز اور تدابیر کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایسے وجود کا انتخاب **اللہ تعالیٰ ہی کرے تو مبارک ہو**

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے جہاں **خلفاء** کے تقرر کا ذکر فرمایا وہاں یہی فرمایا

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم الآیۃ

یعنے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا ہے کہ تم میں سے جو لوگ مومن ہوئے اور انھوں نے اعمال صالحہ کئے ان کو ضرور ضرور خلیفہ بنایا جائیگا۔

اور ایسا ہی منصب رسالت کے لئے منتخب کرنے کا کام خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا۔ اور فرمایا اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

یعنے اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ کون وجود پاک ہے جو منصب رسالت کے بوجھ کو برداشت کر سکتا ہے۔

چنانچہ انبیاء علیہم السلام اور خلفاء راشدین المہدیین کی سیرۃ پر جن لوگوں نے غور سے نظر کی ہے وہ خوب سمجھ سکتے ہیں کہ انھوں نے کیسے کیسے مشکلات کو کس صبر اور استقلال سے برداشت کیا۔ جن کو برداشت کرنا انسانی طاقت سے بالاتر اور فوق العادۃ تھا انھوں نے محض تائید الٰہی اور نصرت ایزدی سے ان مصائب کے پہاڑوں کو چکنا چور کر دیا۔

آیت استخلاف کے مختلف پہلوؤں پر نظر کرنے سے جہاں خلیفۃ اللہ کے **صفات** اور کمالات کا پتہ لگتا ہے وہاں ان آثار اور ثمرات کی بھی حقیقت معلوم ہوتی ہے جو اس کی خلافت پر مترتب ہوتے ہیں۔

[illegible]

...عملی رنگ [illegible]

اور نتیجہ پیدا کرنا کامیاب رہا کہ لیکن ان باتوں میں خواہ کیسی ہی [illegible] ہو لیکن اس کا اثر آنی ہوتا ہے جیسے کسی ناول یا فسانہ کے پڑھتے وقت دل پر مختلف کیفیتیں گذرتی ہیں اسی طرح پر ایسے لیڈروں کی سپیچ یا تقریریں کہ کبھی دل میں جوش اور کبھی رقت پیدا ہوتی ہے لیکن اس کا اثر مستقل اور دیرپا نہیں ہوتا اس کی وجہ صاف ہے کہ صاحب قال کا قال ہی ہے اور حال نہیں۔ برخلاف اس کے خلیفۃ اللہ ہوتا ہی اس وقت ہے جب اس میں ایمان اور ایمان کے ساتھ عمل کا کامل رنگ ہو۔ ایسی حالت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے نامراد اور ناکام نہیں رکھتا بلکہ اس کے کام سے اس کی منصب کا ثبوت دیتا ہے اور وہ یہ ہوتا ہے۔

ولیمکنن لہم دینھم الذی ارتضیٰ لہم

یعنی یہ دین اسلام جو میں ان کے لئے پسند کر چکا ہوں اس کی اشاعت کی انہیں ضرور ضرور قدرت دونگا کہ حامی دین ہوا اور دین ان کے سبب سے قدرت اور مکانت حاصل کرے۔

پھر دوسرا کام ان کا یہ ہوتا ہے۔

ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا

قطع نظر اس بحث اور تاریخی معرفت کے جو اس پیشگوئی میں خلفاء راشدین کے متعلق بیان کئے جا سکتے ہیں عام طور پر جب کہ لالہ منشی رام صاحب تسلیم کرتے ہیں اور جو امر واقعی ہے ایسے خلیفہ کے ممتاز ہونے کے وقت عالم میں سکون اور اطمینان نہیں ہوتا جس کی بڑی وجہ وہی ہے جو کہ لالہ منشی رام بیان کرتے ہیں کہ ہر شخص لیڈر بننا چاہتا ہے اس وقت ہر فطرت انسانی کا اسی رہنمائی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

ایک حقیقی رہنما اور ہادی کے وجود پر دلیل ہوا کرتا ہے۔ پس جب وہ خدا تعالیٰ سے مامور اور ممتاز ہو جاتا ہے تو ایک امن کی زندگی شروع ہو جاتی ہے کیونکہ وہ رہنما باذن اللہ تسلیم کر لیا جاتا ہے اور جس قدر لوگ اس کی طرف آتے جاتے [illegible]

اور اپنے تمام قضایا اور معاملات میں اس کو حکم کو اپنے لئے ناطق مانتے ہیں اسی قدر امن بڑھتا جاتا ہے۔

قرآن کریم نے جو خدا تعالیٰ کی کامل اور محکم کتاب ہے خلافت یا امامت کا یوں فیصلہ فرمایا ہے۔

پس

کوئی شخص اپنے اختیار یا دوسروں کے انتخاب اور مشورہ سے وہ امام یا خلیفہ نہیں ہو سکتا جو دنیا میں امن و سلامتی کا شہزادہ قرار پاوے۔ خلاصہ یہ کہ اس وقت بالطبع تمام طبائع اس امر کی مقتضی ہیں کہ کوئی ایسا امام ہو ہر شخص اپنے خیال کے موافق ایک شخص کو نامزد کر سکتا ہے مگر اس طرح پر یہ قضیہ منفصل نہیں ہو سکتا۔

حقیقی امام وہی ہو سکتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس منصب پر ممتاز کیا ہو اور جو اس منصب کے حسب حال اپنے ساتھ تائیدات اور نصرت کے نشانات رکھتا ہو۔ اور جس نے واقعی ایک قوم پر اپنا ایسا اثر ڈالا ہو۔ کہ اس کے حکم کے سامنے تمام ارادے اور رائیں ہیچ ہو جاویں اور اس کا حکم اور فیصلہ مقدم ہو۔

میں لالہ منشی رام اور اس امید کے خواہشمندوں کو یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ وہ امام برحق آگیا ہے اور خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں اور اس کا کام ثابت کر رہا ہے کہ فی الواقعہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ ضد اور تعصب ایک الگ چیز ہے جو انسان کو قبول حق سے روک دیتی ہے لیکن اگر چشم بصیرت کھلی ہو تو اس امر کا سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہاں خدا کے فضل اور اس کی توفیق رفیق حال ہو تو چشم بینا بھی تب ہی کھلتی ہے۔ مجھے امید نہیں کہ لالہ منشی رام یا ان کے طرفدار میری اس تحریر پر توجہ کر سکیں لیکن ہو سکتا ہے کہ اس سے بعض سعید الفطرت فائدہ اٹھائیں۔

عیسائیت کا خاتمہ ہو رہا ہے

[illegible]

... نزع ہے۔ عیسائی مذہب ہمیشہ سے سائینس کا دشمن رہا ہے کبھی ایک سائینس دان شروع شروع میں ہمیشہ اس وجہ سے قتل ہوئے کہ ان کی تحقیقات کا رخ عیسائیت کے مخالف تھا۔ [illegible] میں کچھ سچائی تھی سچائی کی آخر فتح ہوئی۔ گرجا و کلیسا رکھتے ہوئے بھی عیسائی علماء اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں اور سائینس کے نئے ایجادات اختراعات بدیعات اور تحقیقات روز بروز بائبل کے طفلانہ و مضحکہ خیز روایات کا بطلان کرتی جاتی ہیں سائینس نے عیسائیوں کے رہنے کے لئے نئی دنیا بنائی ہے جس میں عقاید اور عمل کے درمیان سخت کشمکش ہے اس کا انجام یہ ہو کر رہیگا کہ کنواری سے پیدا شدہ مسیح کا مذہب کچھ دنوں بعد حرف غلط کی طرح سے مٹ جائیگا اور آخر میں مذہب کی قباحت اور بھی سختی پیدا کرے گی۔ اس قسم کے آثار یورپ و امریکہ میں نظر آرہے ہیں۔

کسر الصلیب اور کیا ہو گا؟

مندرجہ بالا شہادت کوئی پہلی ہی شہادت نہیں جو میں نے شائع کی ہو اس سے پہلے متعدد مرتبہ انہیں کالموں میں عیسائیت کے دم واپسین کے نظارے میں ناظرین کو اہل یورپ و امریکہ کی آنکھ سے دکھا چکا ہوں۔

یہ زبردست ثبوت ہے اس پیشگوئی کے پورے ہونے کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی کہ وہ آکر کسر صلیب کریگا۔ اس کی روحانیت اور توجہ کا اثر ہے کہ اندر ہی اندر شہتیر عیسویت کو دیمک نے کھا لیا ہے اور وہ وقت بہت ہی قریب ہے کہ وہ دھم سے گر پڑے اور اس کے پرستار حسرت سے چیخ اٹھیں۔

لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر

کیا ویدک دھرم عالمگیر ہے؟

آریہ گزٹ عیسائی مذہب کی اس حالت نزع کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے مگر انسان مذہب کے بغیر رہ نہیں سکتا ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ان میں ویدوں کی تعلیم کا رجحان بڑھتا جاتا ہے ویدک دھرم ہی ایک ایسا عالمگیر مذہب ہے جو سائینس کے ساتھ ملکر اپنے اصول کا اعلان کر سکتا ہے۔ میری سمجھ میں ویدک دھرم کی عالمگیری نہیں آتی جس مذہب کے اصولوں پر خود اس کے ماننے والے ہی عمل نہیں کر سکتے اور جہاں تکلیف مالا یطاق کا سوال پیدا ہو جاتا ہے وہ عالمگیر اور سائینس کے موافق کیونکر ہو سکتا ہے؟ نیوگ کے مسئلہ کے سلجھانے میں عالمگیر اصول کی خوبی آجتک آریہ سماج نہ بتا سکی کہ کیونکر الف کی بیوی ب سے مباشرت کر کے اولاد پیدا کرے اور وہ اولاد الف کی اولاد سمجھی جاوے۔ دنیا کا کوئی روشن خیال انسان اس بیہودگی کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ ضد اور تعصب سے گالیاں دینا اور بات ہے مگر آجتک بارہا ایسا مطالبہ کیا گیا کہ آریہ سماج نیوگ کرنے اور کرانے والے استری پرشوں کی فہرست شائع کرے اور ایسے نیوگ زادوں کا نام پیش کرے تو جواب کچھ نہ ملا۔ اور سالہا سال سے آریہ سماجوں کے جلسے ہوتے ہیں ان کے پروگراموں میں کبھی یہ نہ پڑھا کہ فلاں استری فلاں پرش سے نیوگ کریگی۔ تاکہ ایسے عملی طریقوں کے اجراء سے سماج کی عملی اُنتی ہو۔ پھر ایسے مذہب کو جو اخلاقی۔ روحانی اور مجلسی پہلوؤں سے ہزارہا کمزوریوں کا نتیجہ لاغر ہو عالمگیر کہنا اگر درست ہے تو پھر سب سے زیادہ عالمگیر شاید شاکت مت ہوگا!!!۔

کیا یہ سچ ہے؟

آریہ گزٹ اس خبر کا ذمہ وار ہے کہ بیجانور کی تھیاسوفیکل سوسائٹی امریکہ کے قدم بقدم پارلیمنٹ آف ریلیجنز کا جلسہ منعقد کرنا چاہتی ہے آریہ گزٹ کو اگر اس کانفرنس کے تفصیلی حالات معلوم ہیں تو انہیں شائع کرنا چاہئے۔ کیا عجب اگر کوئی ایسی کانفرنس ہونے والی ہو تو ہندوستان کے لیڈنگ مذاہب کے نامی سرگروہ جلسہ مہوتسو کی طرح اپنے اپنے مذہب کو تہذیب و شائستگی کے ساتھ ریپریزنٹ کر سکیں۔

ہاں نہ بحشم عداوت بزرگتر عیبیست

یہ امر مسلّم ہے کہ مخالف بد اندیش کی نکتہ چین آنکھ ہمیشہ عمدہ سے عمدہ...

یہ توں کو بھی تاریک پہلو سے دیکھنے بنے اور پھر اپنے حسد وحقد سے مکدر دماغ میں ان کا ایک بھونڈا فوٹو اُتار کر زبان اور قلم کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے آریہ سماج جو کہ مذہبی نہیں بلکہ زیادہ تر پولیٹکل فرقہ ہے حضرت عالمگیر اورنگ زیب سے بلا وجہ عداوت رکھتا ہے۔ اور ہمیشہ خواہ نخواہ بے موقع ملتا ہے ان کی شخصیت پر حملہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ حال ہی میں جالندھری پرچارک نے ایک نوٹ میں اورنگ زیب مغفور کے خطوط کے بعض فقرات کو لیکر ان پر حملہ کیا ہے جو نہایت ہی شرمناک فعل ہے کسی ایسے شخص پر حملہ کرنا جو اس عالم سے کوچ کر چکا ہو بڑی تنگ ظرفی ہے اس لئے کہ اُسے جواب دینے کا موقع نہیں۔ پھر افسوس تو یہ ہے کہ جو امور باعث اعتراض ٹھیرائے گئے ہیں وہ اعلیٰ درجہ کے جوہر ہیں۔ ان فقروں سے جو پرچارک نے بڑی محنت سے کاٹ چھانٹ کر لکھے ہیں حضرت عالمگیر کی انکساری اور فروتنی کا پتہ لگتا ہے جو شخص اپنی ذات کی نسبت ایسی بردباری کے خیالات رکھتا ہو کیا ممکن ہے کہ وہ ان الزامات کا مورد صحیح ہو جو اس پر شوخی سے پرچارک لگاتا ہے۔ مثلاً پرچارک ایک فقرہ لکھتا ہے۔

"دو میں سنسار میں اپنے ساتھ کچھ نہیں لایا تھا اور سوائے انسانی کمزوریوں کے اپنے ساتھ کچھ نہیں لیجاتا ہوں"

یہ فقرہ جس انسان کے قلم سے نکلا ہو صحیح الدماغ انسان اسے بڑا ہی قابل قدر اور واجب الاحترام تسلیم کریگا کیونکہ اس میں بشریت کے لوازمات کا اعتراف پایا جاتا ہے اور نخوت اور تکبر کو پس پشت ڈالدیا گیا ہے اور اس سے خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم کے لئے روح میں ایک جوش اور اضطراب کا رنگ پایا جاتا ہے۔

پھر ایک فقرہ لکھا ہے "اگرچہ مجھے پرماتما کی دیا اور رحمت پر وشواس ہے تاہم جب میں اپنے کاموں کا خیال کرتا ہوں تو مجھے خوف دامنگیر ہو جاتا ہے"۔

یہ فقرہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے مگر انسانی فضایل سے ناواقف اور ایمان کی حقیقت اور صفات اللہ کی معرفت سے محض ناآشنا انسان کو اس سے کیا مزا آسکتا ہے۔ ہاں وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے رحم اور **فضل** کی صفات ہی سے منکر ہو وہ اس کی دیا اور رحمت پر وشواس کیسے لاسکتا ہے؟ پس جسے وہ اس کو کیوں نہ قابل اعتراض قرار دے ـــ **انسانیت** کا معراج یہی ہے جو اس فقرہ میں حضرت عالمگیر نے بیان کیا ہے اور خدا کے فضل کا یقین اور اس کی صفات کا حیا ہی دو امر ہیں جو انسان کو خدا کی طرف کشاں کشاں لئے جاتے ہیں اور بدیوں سے بچاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کو عضو معطل کی طرح ماننے والا احمق کب اس نکتہ معرفت سے سرشار ہو سکتا ہے۔ ان باتوں پر نظر کر کے یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبیست

حضرت مسیح موعودؑ ایک ہندو رسالہ میں

سرستی نام ایک معزز رسالہ ہندی زبان میں انڈین پریس الہ آباد سے نکلتا ہے اسکے اکتوبر ۱۹۰۶ء کے نمبر میں اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک آرٹیکل **مہندر لال** کے قلم سے چھپا ہے جسکا ترجمہ خصوصیت سے الحکم کے ناظرین کے لئے چھاپنا مناسب سمجھتا ہوں۔ سرستی نے فی الحقیقت بڑی عالی ظرفی اور فراخدلی سے کام لیا ہے کہ اُس نے حضرت اقدسؑ کے متعلق مضمون کو چھاپدیا اور اسکے لکھنے والے نے جو ہندو ہے نہایت بے تعصبی سے اصل واقعات کو پیش کیا ہے جسکے لئے میں حق پسندوں کی طرف سے ان کا شکر گذار ہوں میرا خیال ہے کہ سرستی کا یہ آرٹیکل بہت لوگوں کے لئے مفید اور مؤثر ہوگا خدا کرے ایسا ہی ہو ـــ ایڈیٹر

مرزا غلام احمدؐ قادیانی

ہندو دھرم پر چلنے والوں کا وشواش (یقین) ہے کہ کلجگ کل یگ (فیج اعوج) کے آنے پر شن بھگوان کلکی اوتار لیکر سنسار (دُنیا) کو سیدھے راستہ پر چلانے کے واسطے آوینگے۔

پنجاب میں ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے قادیان نام گاؤں کے رہنے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحب یقین دلاتے ہیں کہ دھرم پستکوں (مذہبی کتابوں) میں جیسا کہ اوتار کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کے انوسار (موافق) وہ اس دُنیا میں پرکٹ ہوئے ہیں جو لوگ ان کی سکشا (تعلیم) پر چلیں گے وہ ابدی بہشت حاصل کریں گے اسی طرح عیسائیوں کا جو اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح پھر آویں گے ان کو چاہئے کہ اب کسی اور مسیح کے آنے کی بات (راہ) نہ دیکھیں حضرت ہی کو مسیح سمجھکر اُن پر وشواس (یقین) لاویں۔

سب سے زیادہ زور ان کا مسلمانوں پر ہے مرزا صاحب یقین دلاتے ہیں کہ جو کوئی قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اُن کو ماننا چاہیے کہ جس مہدی کی سنسار میں آنے کی پیشگوئی قرآن میں کی گئی ہے اور جو شرطیں کی گئی ہیں ان سب باتوں کو انھوں نے پورا کیا ہے ایک وقت تھا کہ انکو کوئی بھی نہیں جانتا تھا ۱۸۸۰ء میں ان کو پرمیشر نے اپنا ایلچی (منشاء) ظاہر کرنے کے لئے چنا۔ ابتدا میں ان کو خبر دیگئی کہ ان کے پاس اچھے لوگ چاروں طرف سے آویں گے (یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے ایڈیٹر) مرزا صاحب ان کیلئے سامان کریں ان کی بہتایت سے گھبراویں نہیں (لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس والی پیشگوئی کا اشارہ ہے ایڈیٹر) ۱۸۸۸ء میں مرید بنانے کی ریت چلی اور احمدی جماعت کا سلسلہ آرمبھ (شروع) ہوا ۱۸۹۱ء میں عیسیٰ ہونے کا وگیاپن (اعلان) دیا گیا۔ اس کا بڑا اختلاف ہوا۔ ان کی دیکھا دیکھی سیالکوٹ کے **چراغدین** نامی ایک مسلمان نے بھی عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا جسکے لئے مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی کی کہ وہ بہت بُری طرح مارا جاویگا جسکے موافق اس کی موت پلیگ سے ہوگی۔

ایہ واقعہ تو بالکل صحیح ہے لیکن بخیال اصلاح وتوضیح اسپر اتنا مستزاد کرنا ضروری ہے کہ چراغدین جموں کا رہنے والا تھا اور اس کے لئے حضرت اقدسؑ نے پیشگوئی میں صاف طور پر لکھدیا تھا کہ وہ **طاعون** سے ہلاک ہوگا۔ چنانچہ جب اس نے مخالفت کا علم بلند کیا اور حضرت حجۃ اللہ کی مخالفت میں بے باکی سے قلم اُٹھایا بلکہ حضرت اقدسؑ کی ہلاکت کے لئے دعا مانگی اور مباہلہ کیا کہ کاذب کو خدا طاعون سے ہلاک کرے وہ اپنے خیال اور یقین سے حضرت اقدسؑ کو معاذ اللہ کاذب سمجھتا تھا خدا تعالیٰ نے اپنے جلال کے لئے یہ کرشمہ دکھایا کہ خود اُسی کو ہلاک کیا جس سے ثابت ہو گیا کہ وہ **کاذب** تھا اور حضرت **اقدسؑ** کو صحیح سلامت رکھا چنانچہ ابھی وہ کتاب کو تمام وکمال چھپکر دیکھنے بھی نہ پایا تھا کہ نہایت سختی سے پلیگ سے ہلاک ہوا۔ اور حضرت کی سچائی پر مُہر کر گیا۔ اسکے **مباہلہ** کا عکس کتاب حقیقت الوحی میں چھاپنے کی تجویز ہے ـــ ایڈیٹر

یہ بھی قرآن میں لکھا ہے کہ جب مہدی اونگا تب چاند اور سورج کو رمضان کے مہینے میں گرہن ہوگا (مہدی معہود کا یہ نشان قرآن کریم میں اشارۃ النص کے طور پر آیا ہے اور حدیث صحیح میں کھلے طور پر بیان کیا گیا ہے ایڈیٹر)

چنانچہ ۱۸۹۴ء کے رمضان میں ۱۳ تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸ کو سورج گرہن ہو کر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

امرتسر کے ایک پادری نے حضرت کی نندیا کی (حضرت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایڈیٹر) ۱۵ مہینے کے اندر اس کے مرجانے کی پیشگوئی کی گئی مگر پادری نے اپنے کرتویہ (فعل) پر اپنے ہردے میں بڑی پشچاتاپ (توبہ) کی اس سبب سے وہ موت کے پنجہ سے بچ گیا مگر جب عیسائیوں نے قسم کھلا کر اس سے یہ بات پوچھی تو اُس نے پشچاتاپ کرنے سے انکار کیا۔ (اصل بات یہ ہے کہ آتھم عیسائی نے پندرہ مہینے کے اندر پیشگوئی کے موافق رجوع الی الحق کی شرط سے فائدہ اُٹھایا لیکن جب اس حق کو اسنے چھپایا اور باوجودیکہ اس کو قسم کھانے کے لئے حضرت اقدسؑ نے بلایا اور چار ہزار روپیہ انعام بھی دیا جاتا کہ اگر وہ یہ قسم کھائے کہ میں نے اس پیشگوئی سے ڈر کر رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور ایک سال کے اندر فوت ہو جائے گا۔ اور اگر فوت نہ ہو تو چار ہزار روپیہ انعام لے مگر وہ قسم کے لئے نہ آیا اور یوں حق پوشی کے جرم کا مرتکب ہوا تب خدا تعالیٰ کی غیرت نے اسے ہلاک کر دیا ایڈیٹر) اور جلدی ہی مر گیا۔

پلیگ (طاعون) کا اس ملک میں آنا سب سے پہلے مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ظاہر کیا۔ یہ ۱۸۹۷ء کی بات ہے اور اس کا (طاعون کا) عالمگیر ہونا ان کو ۱۸۹۸ء میں معلوم ہوا۔ پنجاب آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام کا مارا جانا کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ پنڈت جی مرزا صاحب سے بات چیت (مباحثہ) کرنے کے لئے خود قادیان گئے تھے وہیں ان کی موت کا وقت ان کو بتایا گیا (اصل یہ ہے کہ قادیان میں آکر انھوں نے حضرت اقدسؑ سے نشان مانگا تھا۔ جسپر حضرت اقدسؑ نے اس کی تحریری اجازت لیکر اسکے متعلق وہ پیشگوئی شایع

لی جس میں [illegible]
موت سے [illegible]
[illegible]
مرزا [illegible]
[illegible] کی موت کے
[illegible] ہوا تھا وہ بھی ٹھیک نکلا۔
[illegible] کو دیکھ کر ان کے مسلمان انہیں
[illegible] ان کے سوانح (سلسلہ
[illegible]
[illegible] ہیں۔
[illegible]
[illegible] (احمدیہ)
[illegible] سے انگریزی دار
(اصل [illegible]) کا مغل بتایا ہے۔ ہندوستان آ کر
انھوں نے اسلام پور نام کا قصبہ بسایا جس کا
اصل نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا۔
جگہ لاہور سے ۷۰ کوس کے فاصلہ پر شمال مشرق
کی طرف واقع ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اسی گاؤں کا
نام قادیان ہو گیا ہے۔ مغل لوگ اسرائیلی خاندان
کے ہیں اور اسی نسل میں عیسیٰ کا ہونا بتایا
جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے تحقیق کی ہے کہ کشمیری
اور افغان قدیم اسرائیلی خاندان ہی کے لوگ
ہیں۔ مرزا صاحب کا جنم ۱۸۳۹ء–۱۸۴۰ء میں
ہوا تھا۔ اس سمے ان کا خاندان بہت غریب ہو گیا
تھا۔ سکھوں نے ان کی بہت سی پرانی جائداد
برباد کر ڈالی تھی۔ جسکے حاصل کرنے کے لئے
ان کے پتا (والد صاحب) کو بڑے مقدمے
لڑنے پڑے۔ ان کے جنم سے ان کے پرانے خاندان
کا نئے سرے سے نام ہو گا اور ایسی عزت بڑھیگی
کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت لینگے۔
بچپن میں انھوں نے اچھے اچھے مولویوں
سے فارسی اور عربی پڑھی باپ سے انھوں نے
حکمت پڑھی بڑے ہو کر زمینداری کے
کاروبار میں پتا کو سہارا دیا اور پتا کی اجازت
سے کچھ انگریزی سرکار کی نوکری بھی کی انھیں
دنوں ان کو یہ معلوم ہوا کہ نوکری پیشہ لوگ
نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں۔

ان کی تمام دلی خواہشیں حرام یا حلال مال
حاصل کرنے ہی تک محدود ہیں [illegible]
بدچلنی دین کی لاپروائی اور طرح طرح کے
خلاف [illegible] ہیں اس لئے
نوکری چھوڑ کر آپ پھر زمینداری کے کام
میں لگے مگر اپنا بہت سا وقت قرآن شریف
کے پڑھنے میں صرف کرتے تھے انھیں دنوں

ان کے پتا نے ایک دن یہ خواب دیکھا کہ
حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم)
ان کے گھر بڑے ٹھاٹ باٹ (شان و شوکت)
سے آئے ہیں۔ پتا نے آپ کو نذر دینے کے
لئے ایک روپیہ نکالا۔ مگر وہ کھوٹا نکلا۔ اس کی
تعبیر یہ ہوئی کہ دنیاداری کے ساتھ خدا اور
رسول کی محبت کھوٹے روپیہ کی سی ہے ان کے
پتا نے [illegible] لڑنے میں ہی کاٹی تھی اس
سے ان کو اپنے جیون کا بے ارتھ (ضائع)
جانا بہت افسوس اور فکر کا باعث ہو گیا۔
اسی بیماری سے انھوں نے ایک [illegible] ہوائی [illegible]
یونہی [illegible] ان کا دیہانت
(انتقال) ہو گیا اپنی مسجد میں ان کی اچھیا
انوسار (مرضی کے موافق) بنائی ہوئی جگہ پر
ان کی قبر بنائی گئی۔ پتا کے مرنے کے دن ہی
حضرت کو پہلا الہام ہوا جس کا ارتھ یہ تھا
کہ آج سورج است (الغروب آفتاب) ہوتے ہی
پتا کا انتقال ہو گا۔ اور ویسا ہی ہوا۔ جب
انھیں دنیا کے آدمیوں کی طرح پتا کے مر جانے
کا سوچ ہوا تب دوسرا الہام ہوا جس کا یہ
مطلب تھا کہ کیا ایک برائی کے لئے پرمیشر
کافی نہیں ہے۔ اس الہام سے [illegible] ایسی
تسلی ہوئی کہ بیان نہیں کی جاتی یہ الہام ایک
نگینہ پر کھدوا کر اس کی ایک انگشتری انھوں
نے بنوائی۔ مرزا صاحب اپنے [illegible]
کے بڑے بھگت ہیں ان کا یقین ہے کہ ان سے
ایشور کی بھی بڑی محبت ہے۔ ایک مرزا انھیں
خواب میں ایک مہاتما نے اپدیش دیا کہ پوتر
لوگوں کو روزے رکھنا بڑی ضروری بات
ہے مرزا صاحب نے اسکے موافق روزوں کا
رکھنا شروع کیا مگر دکھاوٹ کے لئے نہیں ان کا
قاعدہ تھا کہ گھر سے کھانا منگوا کر چپ چاپ
کسی اناتھ (یتیم) کو دیدیتے رات کو ایک بار
کھانا کھاتے تھے اس کو بھی آپ نے گھٹانا شروع
کر دیا اور یہاں تک نوبت پہنچی [illegible]
[illegible] روٹی کھاتے [illegible] بھی انھیں
کچھ کشٹ (تکلیف) [illegible] ان کے تمام
[illegible] اور حضرت
محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار
[illegible] اس روپ
کا [illegible] کی آنکھ سے
[illegible]
[illegible] بیاس [illegible]
[illegible] بھی ان کے
برابر [illegible] نہیں رہ سکتا۔

تیرھویں صدی گذر رہی تھی جب چودھویں
صدی لگی تب یہ عجیب ہوا کہ مرزا صاحب کو خدا
[illegible] ہوا [illegible] کہ
[illegible] نے تجھے [illegible] ہے اور اس کا مول
[illegible] مطلب [illegible] ہے یہ اس لئے
ہوا کہ نوجوان لوگوں کو ڈر اور سے جو نیست در نیست
[illegible] اور غلطیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔
اس سے وہ راہ راست پر آجائینگے انکو ہدایت
کرتی [illegible] سے لوگوں کی طرف مقرر
کیا گیا ہوں۔

یہ کتاب براہین احمدیہ نام کی لسٹک (کتاب)
[illegible] چھپ کر [illegible] ہوئے جب (ان کی)
سے زیادہ ہے [illegible] مرزا صاحب نے
اس کتاب کو شائع کیا تھا۔
ان کے سلسلے میں بہت سادھو [illegible]
مسلمان ہی نہیں بلکہ [illegible] اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
ڈپٹی کلکٹر [illegible] سرجن
[illegible]
[illegible] اور نوابوں کی اولاد ہیں۔
اور کتنے ہی [illegible] (انسان) جو پہلے بڑے جاہل
جان کے تھے ان کے اپدیش (نصیحت) سے
نیک بن گئے ہیں مرزا صاحب [illegible]
[illegible] خواہ ہیں مسلمانوں [illegible]
[illegible]
یہ کھنڈن (رد) کرتے [illegible]
ویشمیں لکھتے ہیں۔

"خدا [illegible] تجلی فرما ہوا اس نے مجھ سے
باتیں کیں مجھ سے اس نے کہا کہ اگر تیرے لئے
یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر
سمجھیں کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو تو انھیں
کہدے کہ اسکے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔
دعائیں قبول ہوتی ہیں پیشتر از وقت
غیب کی باتیں بتائی جاتی ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں اس سے خدا کی طرف
لوگوں کو کھینچوں [illegible] ایک دن ہر ایک
کو [illegible] ہے۔ آجکل جو بار بار زلزلے آ
رہے ہیں ان کا آنا بھی مرزا صاحب نے بہت
پہلے سے کہا ہے ان کو پرمیشر سے جو کچھ الہام
ہے انھیں پہلے اخباروں میں چھپوا دیتے
ہیں قادیان سے بدر۔ الحکم۔ ریویو آف
مذاہب پر لطف اردو میں اور انگریزی میں ریویو
آف ریلیجنز دو اخبار نکلتے ہیں (اڈیٹر اب
تو سات ہیں۔
حضرت نے ابھی حال میں ایک تجویز یہ نکالی ہے

کہ قادیان میں ایک جگہ ایسی بنائی جاوے جہاں
دھارمک (مذہبی) لوگ مرنے کے بعد دفن کئے جائیں
اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا ہے۔
مرنے کے بعد یہاں دفن ہونے کی خواہش کرنے
والوں کو اپنی جائداد کا دسواں حصہ سرکار
[illegible] کے نام لکھوا دینا چاہئے۔ (اصل یہ
ہے کہ یہ حصہ مقبرہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ
اشاعت اسلام اس کی غرض ہے اڈیٹر)
غریب احباب [illegible] جگہ پائینگے آجکل
قادیان میں حضرت کے درشنوں کو بہت سے
یاتری جاتے ہیں ان کے لئے ایک لنگر خانہ کھلا
ہوا ہے جہاں سب کو بھوجن ملتا ہے۔ مرزا
صاحب کی تصویر ایک تک کے اخباروں میں
چھپ چکی ہے میں آگرہ میڈیکل کالج کے پروفیسر
ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا بہت دھنیواد
(شکریہ) ادا کرتا ہوں آپ ہی سے پہلے پہلے
پہل حضرت کا نام سنا تھا۔ تب سے میں
برابر حضرت مرزا صاحب کی بانیوں (تقریروں)
کو بڑی محبت سے پڑھا کرتا ہوں۔
(مہندر لال)

امرتسری منکر ثناء اللہ کو دعوت

(پہلے سلسلے میں)

مشتی بن کے آئیں گے عیسےٰ
کس خطا پر کیا اسے معزول
ہوئے مرفوع کیوں گر عیسیٰ
کس جگہ ہے قرآن میں آیا
گر مسیح آ گیا مدینہ میں
تب بھی انکار اسکا جائز ہے
ہے یہ منہاج اک نبوت کی
ایک کاتب تھا وحیٔ قرآن کا
[illegible] سے مولوی فاضل
ہر صدی کے سر پہ امت میں
سر صدی کا تو آ گیا سارا
ہے پہاڑوں میں یا بیاباں میں
سن نصیحت میری ذرا غافل
اب جو دارین میں ملے گا نیک
بھول گیا کہ میرزا صاحب
[illegible] خبط کیا سمجھا ہے
[illegible] وفات اور قتل الٰہی بات
[illegible] آ سکے بچا رہے
[illegible] رسول اسرائیل
ہے خدا اسکا حافظ و ناصر
[illegible] نور بڑی ولاہور بھی
جز ندامت نہ ہاتھ آئیگا

اور رسالت سے ہونگے وہ بیزار
کیوں نبوت سے ہو گیا بیکار
کیوں وہ خادم بنا جو تھا سردار
وہ رسالت سے ہو گیا نادار
ہست جائز ترا از و انکار
اسکا منکر نہ ہوگا از کفار
کرد ایجاد ہرقل بدکار
ہوگے مرتد وہ مر گیا عیار
تمکو لازم ہے کرنا استغفار
اک مجدد آئیگا ہر سر کار
سال گذری ہیں اسکی بست و چہار
ہم نے اسکا سنا نہ شور و پکار
ہوگئے خالی زمین و کہسار
جبکہ ہونگے مسیح کے انصار
بنینگے اسلام کے سپہ سالار
کیوں یہودوں کا تو ہے رشتہ دار
فرق دونوں میں کچھ نہیں زنہار
مان لے میرا کہنا برخوردار
ہے عبث اور فضول اور بیکار
باغ میں اسکے آ رہی ہے بہار
منہ کی سب کھا کے ہو گئے مسمار
کچھ تو سن اے ایڈیٹر اخبار

امتی کیوں بنایا عیسےٰ کو
امتی سے نبی تو بنتے تھے
کیا فضیلت رہیگی پھر اس میں
خوب سمجھا تو اے ثناء اللہ
اور بالفرض وہ دمشق میں بھی
وہ نبی اور رسول صادق ہے
اس ہی منہاج پہ محمدؐ کو
آیت ارتداد کی تفسیر
اک حدیث اور مجھکو یاد آئی
ہے مجدد صدی چہار دہم
ابتلک کچھ پتہ مجدد کا
یا پتہ ہم کو دو مجدد کا؟
چھوڑ دے ضد کو اپنی بہر خدا
آسمان و زمین نے مل کر
اسکے دشمن رہینگے سب ناکام
ظاہر آنکھ کان کے ہوتے
کیا نہیں تیرے سینے میں وہ دل
مشفقانہ میری نصیحت ہے
آنیوالا تو آ چکا ناداں
دشمن اس کے ہوئے سبھی عاجز
تو بھلا اب مخالفت کر کے
میں ہوں وہ تیرا مشفق ناصح

کیا ہے فضیلت کی یہی دستار
اسکے برعکس ہے خدا کی مار
جبکہ ہوگا وہ امتی لاچار
ہیں نبوت کے جسقدر اسرار
ہوگا نازل اگر سر مینار
جس کا مرتد نہ ہووے کوئی یار
مے پرکھ ہے اگر دیانت دار
دیکھ اور مرتدوں کی سب اخبار
ہے جو از قول احمد مختار
روم کا [illegible] کہ در [illegible]
کب ہوا ہے کسی کے گوش گذار
یا کرو اس حدیث سے انکار
بن مسیحا کا دل سے خدمتگار
دی گواہی مسیح کی صد بار
میرزا سے خدا کا ہے اقرار
کیوں نصاریٰ کی چال پہ ہے رفتار
جس سے سمجھے تو اپنے دنیا دار
ہو لیا دل سے ہیں ترا غمخوار
کھل گیا صدق اسکا صد بار
تھک گئی مر مٹی ہوئی فی النار
کون بھی بات دیگا اسکی بگاڑ
جس نے دہلی میں تھا کہا یہ پکار

نوٹ سلہ اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء
[illegible] ۱۰ کالم ۲ میں بجواب سوال نمبر ۴۴ مولوی ثناء اللہ
نے [illegible] کا اگر رفع بالموت ہوتا تو کیا مستبعد
تھا [illegible] ہر ایک صالح اور غیر صالح انسان کو پیش آتا ہے
[illegible] نمبر ۴۴ جواب الجواب مفصل ہم نے بذریعہ
[illegible] بابت جنوری و فروری ۱۹۰۶ء بھیجے
[illegible] حصول جواب امرتسری کے پاس
[illegible] جواب سے فرار بصورت انکار
اخبار [illegible] میں لکھا تھا [illegible] مرزا [illegible] وفات
مسیح کے متعلق بحث کرنا بالکل بیہودہ اور تضیع اوقات
ہے [illegible] جواب نہیں دیا [illegible]
کالم [illegible]
فاضل صاحب نے باوجود ذیل مفسر قرآن ہونیکے لفظ رفع
[illegible] اور رفع الی اللہ کے خصوصاً معنے معلوم نہیں کئے
[illegible] غیر صالح کا رفع الی اللہ مانتے ہیں۔ شاید کیا بلا غور
پسر نوح علیہ السلام کے حق میں خدا نے فرمایا ہے کہ "
انہ عمل غیر صالح" [illegible] ملتے ہونگے۔ اور "العمل الصالح
یرفعہ" کے ساتھ عمل غیر صالح [illegible] کا بھی مفید ہے؟
[illegible] غیر صالحین کیونکر ہوتے۔ "لا تفتح لھم ابواب السماء"
آیا ہے [illegible] آپ یہ پڑھتے ہوں گے۔ [illegible]

ابواب السماء سلہ تیرا یہ وسوسہ وسواس شیطان کے مقابل ہے
تیری تقریر باطل ہے تیری تحریر لاطائل ہے

سلہ اسی جواب نمبر ۴۴ میں آپ نے دوسری بات یہ ارقام
فرمائی ہے کہ "حضرت عیسیٰ اپنی نبوت سابقہ کے اعتبار سے نبی
تھے مگر بوقت نزول امتی ہونگے اور قیامت کو بھی نبی ہونگے
اور امت محمدیہ کا فخر بھی ان کو حاصل ہوگا" براہ مہربانی
فاضل مفسر [illegible] ذیل سوالات کا صحیح جواب قرآن و
احادیث سے عطا فرمائیں [illegible] اپنا اجتہاد و قیاس
[illegible] لاویں۔

(۱) [illegible] نبوت سابقہ [illegible] مسیح ابن مریم کی افضل ہے اس درجہ
[illegible] امتی ہونے کا [illegible] یا نہیں؟

(۲) اگر افضل ہے تو افضل سے اسفل کی طرف آنا منافی
شان نبوت اور تنزل ہے یا نہیں؟

(۳) اگر مفضول ہے تو جمیع امت محمدیہ جمیع انبیاء
بنی اسرائیل سے افضل ہوئی یا نہیں؟

(۴) ہر انسان کا حشر اسکے [illegible] ہوگا یعنے جس حالت میں
وہ فوت ہوا ہے اسی پر یا کسی اور حالت پر؟

(۵) قال انی عبد اللہ آتانی الکتب وجعلنی نبیا وجعلنی
مبارکا این ما کنت سے کیا مراد ہے؟

سلہ چشم دل سے دیکھئے اپنا جواب آپ
کیجئے بحال ہوش کہاں ہیں جناب آپ

نوٹ سلہ اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء
کے شروع میں زیر سرخی "کیا مسیح موعود کے منکر کافر
ہیں" امرتسری درافشانی فرماتے ہیں "اگر مسیح
موعود کسی ایسی جگہ میں نہ آئیگا جو جگہ اس کے نزول
کی حدیثوں میں آئی ہے (اس سے یہ تو ترشح ہو گیا کہ
کوئی خاص ایک ہی جگہ نزول مسیح کی حدیثوں میں نہیں
آئی۔ راقم) مثلاً دمشق کی بجائے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ
میں نازل ہوگا .... تو ایسی صورت میں وہ مسیح
خواہ تمام کار مفوضہ بھی کر دکھائیگا تاہم اس کا منکر کافر نہ
ہوگا" کیا باتیں کیوں نہ ہو آخر یہود کی مماثلت کا
ثبوت بھی آپ ہی کے اقوال و افعال سے حاصل ہوتا
ہے۔ بلا سے کافر بنا منظور مگر مسیح موعود کو نہیں
مانتا)

[illegible] "مجھ سے پوچھئے تو میں اس شخص کو بھی کافر نہ
کہوں گا۔ جو مسیح کے دمشق میں نازل
ہونے کی صورت میں بھی اس سے انکاری
ہو۔ مگر کسی شرعی وجہ اور تاویل سے نہ کہ انکار
و استکبار سے" (مولنا وہ شرعی وجہ جو دماغ ثنائی
میں گونج رہی ہے اور وہ تاویل جو تحریر سہوانی

کی سی ہو سلہ این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند
اس میں نہیں شک تو ہے نصاریٰ کا برادر
بے شک ہیں تیرے کام یہودوں کے برابر

سلہ اخبار اہل حدیث مورخہ یکم جون ۱۹۰۶ء کے
صفحہ اول میں زیر سرخی "کیا مرزا قادیانی اور
رسولوں کی طرح ہیں" ہرقل بادشاہ نے کہا کہ ہمیشہ
سے سچے نبیوں کا یہی دستور چلا آیا ہے کہ ان کے اصحاب
میں سے دین کو غلط جانکر کوئی نہیں پھرا کرتا۔ اب یہ
ایک منہاج نبوت ہے کہ نبی کے اصحاب میں
سے کوئی مرتد نہیں ہوتا۔ جس نے دین
نبی کو خالص دل سے قبول کیا ہو" اب ہم
اسی اصول پر مرزا جی کی نبوت جانچتے ہیں۔
ہم بھی فاضل حدیث دان سے پوچھتے ہیں
کہ۔ کاتب وحی کا بروایت بخاری مرتد ہونا
آپ کو معلوم ہے یا نہیں؟ سلہ زمرہ آیت ارتداد
پارہ ۶ رکوع ۱۲ ۔ مرتدین کے حالات تفسیروں
میں درج ہیں یا نہیں؟ آنحضرت صلعم پر ایمان
لا کر تصدیق کرکے کوئی مرتد ہوا یا نہیں؟ سلہ
کب لائق تسلیم یہ تحریر تری ہے
دعوئے ثنائی بھی کیا حجت سری ہے

ہے یہ اک جلسۂ مسلمانان
نام قاسم علی ہے سُن میرا
اُسکے سب دوستو زکا ہوں میں غلام
اے خداوند ذوالجلال و کرم
رحمت و فضل تو ہی خواہم
منکران مسیح و مہدی کو
لکھ چکا جب میں دعوت منظوم
چھید ڈالے ہیں سینہ ہای عدو
اور کر التجا کہ اے مہدی
اور دعا کیجئے میرے حق میں
میں تو تھا ایک امّی و جاہل
اے مسیح زماں خبر لیجے
ایک ادنیٰ غلام ہوں تیرا
مجھکو بلوائیے حضوری میں
رسنا دیکی کا خوش نہیں مجھکو
کار دُنیا میں ہیں ہی مشغول
کوئی مجمع یہاں نہیں اب
دیندار اہل سنّی لغض و کین انکو
ورنہ گندم نما بزرگوں سنے
میرا ناچیز ہدیہ ہو یہ قبول
امر بی کا وعدہ ہے نزدیک
اس دعا پر میں ختم کرتا ہوں

عیسوی دین کا ہوا ن اظہار
گو ہوں ناچیز ذرہ بیمقدار
جس قدر ہیں مہاجر و انصار
اے توانا و قادر دستار
میکنم از ذنوب استغفار
اپنی قدرت سے جلد کر ہشیار
تالف عیب سے کہا یہ پکار
تیرے خیمہ ہوئے جگر سے پار
ہے تخلص مجھی کوئی درکار
بخشدے مجھکو ایزد غفار
ہیں دعا کی یہ تیرے سب آثار
تیری فرقت [illegible] بیمار
صدق دل سے ہوں تیرا عاشق زار
تاکہ حاضر رہوں سر دربار
تیرے کوچے کی [illegible] کار
کیا فقیر اور کیا غنی زردار
جس میں ہیں [illegible] چار
دوست [illegible] دار
پھر اسلام [illegible]
از برائے [illegible]
تیری نصرت کا [illegible] اظہار
ہے خدا تو ہمارا بیارہ کار
ہر بلا سے بچا تو قاسم کو

کس لئے کرتا ہے یہ نابینا
دل سے ہوں خادم مسیح زماں
احمدی ہوں بفضل ایزد پاک
کردہ ام بیعت مسیح زماں
ربنا لا تزغ قلوب مرا
ان کو آنکھیں دی اور دل بھی دیے
کام حسان کا کیا تو نے
اب یہی جاکے سامنے جاکر
مجھکو اپنی زبان سے مولا
میری [illegible] پاک کرے
میرے اعمال [illegible]
ہوں [illegible] آستانے سے
لاکھ [illegible]
[illegible]
حال [illegible]
جانب [illegible]
[illegible]
تو [illegible]
کر [illegible]
جو نہیں مانتے تجھے منکر
شیخ ہے منکر مسیح زماں
اک نشان شدید اب دکھلا
وقنا ربنا عذاب النار

جو نصاریٰ کا ہے تعلق دار
مال اور جان سے ہوں ہیں نثار
ہے دعا میری رب سے لیل و نہار
تو برین عہد استوارم دار
کن و خاتم بزمرۂ ابرار
جس سے وہ سمجھیں فرق نور اور نار
تیر کا کام کرتے ہیں اشعار
یہ عریضہ بطور تحفہ گذار
کیجئے سرفراز اے سردار
جس طرح لوں تیرے دشمنوں کو مار
کردیا تو نے مجھکو نیکوکار
ہجر سے ہو گیا ہوں زار و نزار
ایک میں بھی ہوں ایک خدمتگار
تا بکے مبتلائے این آزار
کوئی آتا نہیں نظر دیندار
جان [illegible] کہ دین ہے بیکار
عیش [illegible] دنیا میں [illegible] شمار
بخشا [illegible] ہو بیدار
اس زمانہ کا سید الابرار
سخت پچھتائینگے وہ آخر کار
باش خندے و جمع خاطر وار
جس سے ہو جائے فیصلہ یکبار

نوٹ [1] حقیقت دان فاضل لکھتا ہے کہ۔ مرزا اور مرزائیوں کا عقیدہ وفات مسیح نصاریٰ کی تائید کرتا ہے کیونکہ وہ بھی تو موت ہی کے قائل ہیں ایسے ہی مرزائی وفات کے قائل ہیں۔ اس عقیدہ سے بھلا کہیں کسر صلیب ہوتی ہے۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۵ء کے صفحہ ۹ کالم اول پر کتاب موازنۃ الحقائق کا ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "مسیح کی موت کے مسئلہ سے تو عیسائیوں کی ایک گونہ تائید ہی۔ بھلا موت سے اُن پر فتح ہو سکتی ہے جبکہ خود انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح نے چلا کر جان دی پھر بتاؤ موت کا مسئلہ عیسائیوں کی تائید ہے یا تردید۔" انتہیٰ ملخصاً سبحان اللہ۔ اس فہم و فراست پر دعویٰ علم و فضل اور مولوی فاضل مفسر قرآن و اہلحدیث وغیرہ وغیرہ۔ اس دشمن عقل سے کوئی پوچھے کہ اگر یہ امر ثابت کردیا جاوے جیسا کہ ثابت کردیا ہے کہ مسیح صلیبی موت سے نہیں طبعی موت سے جسکو وفات کہتے ہیں مرا ہے اور زمین میں دفن ہے تو اس سے عیسائیوں اور یہودیوں دونوں کی تردید ہوتی ہے یا تائید۔ براہ مہربانی فاضل صاحب مندرجہ ذیل سوالات کا جواب بھی عطا فرماکر اپنی تائید کریں۔
الف۔ قتل بالصلیب اور موت طبعی میں کچھ فرق ہے یا دونوں برابر ہیں؟
ب۔ یہودیوں عیسائیوں کا دعویٰ قتل بالصلیب مسیح علیہ السلام کی بابت ہے یا موت طبعی کا؟
ج۔ مرزا صاحب علیہ السلام اور آپ کی پاک جماعت قتل بالصلیب کے منکر اور موت طبعی کی قائل ہے یا نہیں؟
د۔ اگر قتل بالصلیب کی نفی [illegible] موت طبعی ثابت ہوجاوے تو عیسائیوں کا کفارہ جس پر مدار ہے اور یہودیوں کی تکذیب کی جو بابت لعنت انکار مسیح علیہ السلام [illegible] تائید ہوگی یا [illegible] دین [illegible] ۵۴ [illegible] سالانہ جلسہ انجمن [illegible] مدرسۃ القرآن [illegible] مولوی [illegible] فاضل بھی مدعو کئے گئے تھے [illegible] جلسہ مولوی [illegible] صاحب و [illegible] دہلوی کی جانب سے [illegible] جلسہ جو شایع ہوا تو اس میں ایک [illegible] تھا کہ [illegible] ہر شخص [illegible] امر [illegible] کے خلاف [illegible] یا دل [illegible] بھی [illegible] جلسوں [illegible] موجود تھا۔ [illegible] فاضل [illegible] مصیبت سے [illegible] قبل از وقت چلا گیا تھا [illegible] جلسہ میں پادری احمد مسیح نابینا و [illegible] ممبران کمیٹی کے بھی مدعو ہوئے تھے احمد مسیح کا ذکر بغرض ریویو کتاب تحفہ آریہ سماج مصنفہ شیخ عبدالعزیز پروگرام میں درج تھا اس کام کیلئے [illegible] نابینا صاحب کرسی کے آئے [illegible] گئے تو آپ نے بجائے ریویو کتاب کے کفارہ مسیح و موت صلیبی کا شروع کرکے حضرت اقدس علیہ السلام کا ذکر [illegible] دیگر کرنے لگے تو [illegible] صدر انجمن صاحب کو [illegible] صاحب [illegible] قرآن کے خلاف [illegible] کیا کہ [illegible] ایک [illegible] صلیبی [illegible] کی جاتی ہے [illegible] مسیح [illegible] ایک کتاب [illegible] کی غرض سے [illegible] خلاف منصب کے اور خلاف نوٹس پروگرام [illegible] سلسلہ [illegible] کا ذکر کیا جاتا ہے کیا بغیر اجازت پریزیڈنٹ صاحب [illegible] حاصل ہے کہ اصل مدعا چھوڑ کر غیر متعلق باتوں کا ذکر کرے احمد مسیح نابینا نے کہا میں تمہارے روکنے سے ہرگز نہیں [illegible] اور تمہارا کوئی حق نہیں کہ یہاں مجھکو مانع ہو کہ میری تقریر سے مگر خدا کی قدرت [illegible] جب [illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب نے میرے بیان کی تائید کی [illegible] ادا کرتا ہوں [illegible] میں کوئی بھی [illegible] یہ معلوم نہ تھا کہ متکلم اور مانع کون شخص ہے اگر آپ کو یہ ظاہر ہو جاتا کہ قاسم علی احمدی ہے تو شاید آپ چپ ہی رہتے خیر کچھ بھی ہو حسب مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ آپ میری تائید میں کہہ اٹھے کہ میں آپ کی تائید کرتا ہوں بیشک حافظ صاحب کو کوئی حق خلاف پروگرام تقریر کی بغیر اجازت صدر انجمن [illegible] نہیں اور [illegible] صاحب [illegible] کہا کہ یہ [illegible] صاحب کا اچھا نہیں [illegible] ان کے بعد [illegible] صاحب سکرٹری صاحب [illegible] میری تائید کی اور [illegible] بیان [illegible] ریویو کتاب تحفہ آریہ سماج [illegible] نابینا اور [illegible] ممبران کمیٹی کی ذلت ہوئی نا گفتہ بہ کہ بیچارہ نابینا سے ایک بات بھی اب ریویو کے متعلق [illegible] ہوئی [illegible] فضل اللہ [illegible] کے بعد مولوی [illegible] صاحب کا [illegible] شروع ہوا [illegible] رہا تو [illegible] بالکل [illegible] و غیرت [illegible] زیادہ [illegible] سے [illegible] معلوم [illegible] تقریر کا اندازہ بھی ہوگیا۔ احمد مسیح کی [illegible] حاصل کرسکے آپ نے سلسلہ عالیہ کا کوئی ذکر نہیں فرمایا جسکی بابت سنا گیا ہے [illegible] مرزا [illegible] کی [illegible] آپ [illegible] آپ نے اسکو چھوڑ العیاذ [illegible] رفیق جلسہ پادری احمد مسیح نابینا آپ نے اس [illegible] سے ابھی تنہا سانی حاصل کرکے افسوس ظاہر کیا کہ نابینا و الامناظرہ میں نے نہ دیکھا۔ اور نابینا سے [illegible] کی کہ اشتہارات مباہلہ جو اس سلسلہ احمدیہ و محمدیہ شایع ہوچکے ہیں مجھکو عنایت ہوں تو میں ان پر کچھ لکھونگا دیکھئے آپ اسپر کیا لکھتے ہیں نابینا نے ان کو نقول تخفیف مذہب کو بھیجا ایک [illegible] مگر [illegible] آپ کی تصانیف کے متعلق ظاہر کیجئے اور یقین ہے کہ وہ اشتہارات پہنچ چکے ہونگے مگر [illegible] مولوی صاحب نے

موسمی بیماریاں اور زمینداران ڈسٹرکٹ بورڈ

متعلقہ بالا عنوان سے ایک بیدار زمیندار نے معزز اخبار زمیندار میں ایک مضمون لکھا ہے۔ چونکہ یہ مضمون عام لوگوں کے فائدہ کے لئے لکھا گیا ہے اس لئے اسے ذیل میں بلا کم و کاست درج کیا جاتا ہے۔ خاص قادیان کی ضروریات کے متعلق گورداسپور کے ضلع کے ڈسٹرکٹ بورڈ کو میں کئی مرتبہ توجہ دلا چکا ہوں بعض ممبران معزز ممبران بورڈ سے جب کبھی مجھے ملنے کا اتفاق ہوا ہے تو انھوں نے زبانی وعدہ بھی کیا اور الحکم کی تحریرات پر پوری توجہ کرنے کا عزم ظاہر کیا مگر وہی ہوتا ہے پھر غفلت کا معاملہ ہو جاتا ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ اب تک قادیان کی صفائی کے متعلق جو امور پیش کئے جاتے ہیں ان پر توجہ نہ ہوتی۔ قادیان سے بٹالہ تک کی سڑک کا معاملہ اسی طرح کشاکش میں پڑا رہتا۔ اور مشکل تو یہ ہے کہ اگر ہمارے صاحب ضلع ایک مرتبہ قادیان تشریف لے آئیں تو وہ یہاں کی صفائی حالت سے آگاہ ہو جائیں اور مقامی ضروریات پر توجہ کر سکیں۔ بہرحال بیدار زمیندار نے جو کچھ لکھا ہے میں اس سے پورا اتفاق رکھتا ہوں۔ ایڈیٹر

سال ۱۹۰۶ء میں چونکہ بارشیں بہ کثرت ہوتی رہی ہیں اس واسطے ہر ایک ضلع میں عموماً اور دیہات لب دریا میں خصوصاً موسمی بخار کی نہایت شکایت رہی ہے اور اب تک بدستور ہے جن لوگوں نے دیہاتی مخلوق کا یہ خوفناک نظارہ دیکھا ہے وہ ہی سمجھ سکتے ہیں یہ خدائی مخلوق بوجہ افلاس عدم دسترس و عدم دستیابی ادویہ اور عدم موجودگی طبیب کے کس حالت میں گذارہ کرتی ہے سخت سے سخت انسان بھی یہ خوفناک حالت دیکھ کر توبہ توبہ کر اٹھتا ہے یہ قابل رحم مخلوق ایسی کس مپرسی کی حالت میں پائی جاتی ہے کہ طوعاً کرہاً یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ ان کا کوئی پرسان حال اور ہمدرد نہیں ہے۔ بوڑھے جوان بچے نخصے ملفوف کی طرح اپنی اپنی جھونپڑی میں پڑے سسکتے ہیں اور انھیں کوئی نہیں پوچھتا۔ نہ سرہانے کپڑا اور نہ بیماری میں دوا اور غذا اگر افزوقہ کی خاطر کشت کاری کی وجہ سے ساتھ ہی چھٹی ہے اگر گھر میں دس ہیں تو دس کے دس ہی بیمار اور رنجور ہیں طرف ہے کہ بلوے لرزتے اور کانپتے رہتے ہیں مگر کریں تو کیا کریں نہ تو کوئی طبیب ہے اور نہ ہی کوئی تو ڈاکٹر اور شفاخانے کو سول ووڈ سے علاج کرائیں اور کس سے دوا لیں پیئیں۔ دیہاتی نیم حکیم خطرۂ جان۔ دوکانداروں سے خدا کی پناہ ان کے واسطے فصل کا موسم آ گیا ہے گوڑ کا شربت دیکر ۲ گھر سے کر لئے اور اکسیر سود کی رقم جدا رہی کوئی گھر ایسا نہیں جس میں سے ہائے ہو کی دردناک آواز نہ آتی ہو اور پوچھو تو یہ ایک زمیندار یا ایک کاشتکار کا حال زار ہے یہ وہ مخلوق ہے جو آئے سال اور دنیا کے واسطے دانہ اناج اپنے پسینے کی کمائی سے مہیا کرتی ہے یہ وہ جماعت ہے جس کے ٹکوں سے گورنمنٹ کے خزانے لبالب رہتے ہیں۔ یہ وہ بدقسمت حیوان ہے جس کے لہو سے اہلکار اور وکیل پرورش پاتے ہیں یہ وہ کمبخت فرقہ ہے جس کی کمائی سے مدرسے جاری اور شفاخانے بارونق ہیں جس کی ہمت کا ادنیٰ نمونہ ڈسٹرکٹ بورڈ ہیں یہ وہ منحوس گروہ ہے جس کی کمائی سے لوگ تعلیم یافتہ اور مہذب بن کر دنیا میں نام پیدا کرتے ہیں یہ سب کچھ ہیں مگر ان کم بختوں کی حالت ہمیشہ ہی ذلیل رہتی ہے کس برے وقت میں کسی نے کہا تھا کہ او تم کھیتی ہے خاک ادتم ہے اب تو کھد سے بھی سو درجہ خراب اور ذلیل ہے یونانی اطبار کی دن بدن کمی ہوتی جاتی ہے شفاخانے چندے معدود اور دور دور سرکلوں میں غریب زمینداروں کو ان سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے جس غریب کاشتکار کا سارا کنبہ ہی علیل ہو وہ شفاخانہ جانے کے لئے ۔۔ میل کا سفر کیونکر کر سکے اور اس کا علاج کیا ہو سکے افسوس آئے سال ڈسٹرکٹ بورڈ اپنی جیبیں تو پُر کر لیتا ہے مگر ان کی بھی کوئی خبر ہے جو اس کا سرچشمہ ہیں۔ کونین تک تقسیم نہیں کی جاتی۔ بعض ضلعوں میں دستور ہے کہ ایک ایک دو دو یونانی طبیب بھی نوکر رکھے ہوتے ہیں وہ دورہ میں لوگوں کی تیمارداری کرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ ان کے ہونے سے لوگوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے یہ دستور بھی رفتہ رفتہ بند ہوتا جاتا ہے ہماری رائے میں گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اپنی بےکس رعایا کے واسطے بالخصوص موسمی بیماریوں کی حالت میں تو خاص انتظام کر دیا کرے ایک بڑے سکیل پر ہر ایک تحصیل میں کونین اور کونین کی گولیاں تقسیم ہونی چاہئیں جس کا کفیل ہر ایک ڈسٹرکٹ بورڈ ہونا چاہئے کہ وہ دورہ کریں اور لوگوں کو دیکھیں بلکہ ایام میں خاص طور پر فی تحصیل دو دو ٹریولنگ ہاسپٹل اسسٹنٹ مقرر ہونے چاہئیں گورنمنٹ ہسپتال داخل خارجوں کی تصدیق کے واسطے تو اکسٹرا اسسٹنٹ تحصیلداران مقرر کرتی رہتی ہے اس کام کے واسطے کیوں نہ زائد ڈاکٹر موسم میں مقرر کئے جاویں اور ہر ایک ڈسٹرکٹ بورڈ میں ہمیشہ کے واسطے فی تحصیل دو دو دیسی طبیب بھی مقرر ہونے چاہئیں اگر اور کچھ نہیں تو فوراً کسی ضلع یا تحصیل میں موسمی عوارض شروع ہونے پر ڈسٹرکٹ بورڈ کی جانب سے یونانی طبیب مقرر ہونے چاہئیں اگر ڈسٹرکٹ بورڈ اس وقت کام نہ آیا تو وہ کس مرض کی دوا ہے ہائے افسوس ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر کچھ بھی کام نہیں کرتے ہیں انھیں مخلوق خدا کا کچھ بھی خیال نہیں غریب زمینداروں کی جانب سے یہ لوگ قائم مقام بن کر جاتے ہیں اور کرتے کراتے کچھ بھی نہیں۔

ہم نہایت ادب سے گورنمنٹ کی توجہ اس جانب منعطف کرتے ہیں اور زور دیتے ہیں کہ اس موسم کے موسمی بخار نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس توجہ کی اس وقت کس قدر ضرورت ہے ابھی افاقہ نہیں ہوا ہے گورنمنٹ فوراً نوٹس لے اور صاحبان ڈپٹی کمشنر کو اس طرف توجہ دلائے۔

وصیّت

(۱) مَیں مسماۃ سردار بیگم اہلیہ محمد حسین قوم جٹ ساکن تلونڈی عنائت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۔ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کرتی ہوں۔ اور لکھ دیتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیّت پر عمل ہو۔

(۲) مَیں اقرار کرتی ہوں۔ کہ مَیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں۔ اور ان کی مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) مَیں اقرار کرتی ہوں کہ مَیں نے رسالہ الوصیّت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال سُن لیا ہے۔ مَیں ان ہدایات کی جو اس میں درج ہیں پابند رہوں گی اور ان ہدایات اور تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہوں گی جو رسالہ الوصیّت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے شائع ہوئے۔ یا آئندہ شائع ہوں گے۔ مَیں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات۔ ضوابط قواعد۔ شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے مطابق وصیّت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔

* تفصیل جائداد اخیر پر شامل کی گئی ہے۔

اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ مَیں آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیّت کرتی ہوں کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت مبلغ ۸۱۰ روپے ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے۔ یا اسی میں شامل رہنے دے۔ اس کو فروخت کر کے آج کی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے تو اس وصیّت کردہ جائداد سے مفاد حاصل کر کے اغراض انجمن کو پورا کرے۔ اور اس کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی۔ میری اس وصیّت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائداد وصیّت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن ہوگی۔

(۵) مَیں اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مَیں اور کوئی جائداد (مذکورہ بالا جائداد) کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیّت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مَیں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیّت میں کیا ہے۔ مَیں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہوں گی۔

(۶) مَیں یہ بھی وصیّت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی ...

پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ شائع ہونگی دار الامان قادیان میں پہنچاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کر دینے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے۔ فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دوں گی۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کیطرف سے کرا دوں گی۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جایداد جس میں یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کے کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے . . . .

اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت میں بھی میری وصیت جو میں نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کار پرداز مصالح قبرستان حکم نہ دے۔ میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکی ہونگی۔ یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

گواہ شد

محمد حسین ... ولد ...

العبد

سردار بیگم ...

گواہ شد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین ...

تحصیل ظفروال

فہرست جایداد

زیور حسب ذیل۔ ڈنڈیاں طلائی۔ ڈنڈیاں ریل

گھاڑ طلائی۔ تویتریاں طلائی۔ دالونی طلائی۔

ٹیکا طلائی۔ پھول طلائی۔ بولیز طلائی۔ کنٹھا طلائی

گوکھرو نقری۔ جھمکے طلائی۔ بالکاں نقری۔ تونک

متفرق کپڑے وغیرہ

میزان کل ۸۱۰ آٹھ سو دس

وصیت

از محبوب عالم احمدی لاہور

۱۔ میں مسمی محبوب عالم ولد میاں غلام قادر ساکنہ موضع علاؤالدین کے۔ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات۔ اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہونگا۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن احمدیہ مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ ہونگے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد وشرائط مشتہرہ انجمن احمدیہ مذکور کے معاملہ وصیت بذا میں پابند رہینگے۔

۴۔ میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ جسقدر میری جایداد میری مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ یا اس کو فروخت کر کے اسکی قیمت وصول کرے۔

۵۔ چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جایداد نہیں ہے۔ اس لئے میں اپنی زندگی میں اپنی آمدنی کا $\frac{1}{10}$ حصہ ماہوار اپنے اس شہر کے امین کے پاس ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ جو میں پہلے سے بھی دیا کرتا ہوں۔ انشاء اللہ العزیز۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت ہوں تو بھی۔ اگر صدر مقام قادیان میں فوت نہ ہوں تو بھی بہرصورت احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہونگی دار الامان قادیان میں جو خدا کے رسول اور مسیح موعود کا تخت گاہ ہے پہنچاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد جو وصیت فنڈ میں آچکی ہوگی۔ ہرگز نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہونگے۔ یا میں ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی میں رقم جمع کرا دونگا اگر میں ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم ادا نہ کر سکا۔ تو میری دوسری بقیہ جایداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاویں۔ اگر میری کل جایداد کوئی نہ ہوئی۔ تو پھر جس طرح مولا کریم چاہیگا۔ ہو کر رہیگا۔

۸۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ وصیت محض رضاء الٰہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ اگر میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو بھی میری وصیت قائم رہیگی اور میں دل میں خواہش رکھتا ہوں کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ بلکہ جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری نعش کہیں دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر دفن ہو سکتی ہے۔

۹۔ اگر میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو رقم میں اس انجمن کے پاس جمع کرا چکا ہوں گا۔ وہ انجمن سے واپس نہیں لیجا سکتی۔ اور نہ ہی میرے کسی رشتہ دار وغیرہ کو حق ہوگا۔ کہ وہ اس کے لینے کی کوشش کریں۔ اور اگر جایداد ہو۔ تو بھی انجمن کو حق ہوگا کہ وصیت کردہ حصہ اپنے قبضہ میں رکھے اور خواہ اسکو خرچ کرے۔

نوٹ۔ چونکہ میرے پاس جایداد نہیں ہے۔ اور میں غریب آدمی ہوں۔ اس واسطے ماہوار آمدنی کا $\frac{1}{10}$ حصہ میں انجمن احمدیہ کے امین کے پاس یا جس جگہ انجمن احمدیہ قادیان حکم دے میں اپنی آمدنی کا $\frac{1}{10}$ حصہ جمع کرتا رہوں گا فقط

وصیت کنندہ

عاجز محبوب عالم احمدی موضع علاؤالدین کے۔ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور انارکلی

گواہ شد

حیدر شاہ احمدی ولد حشمت شاہ قوم سید سکنہ لاہور

گواہ شد

محمد موسیٰ سوداگر بائیسکل لاہور

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا